REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO. R.N. 61/57

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

POSTAL REGISTRATION NO. P.G.D.P-3

وَلَقَدْ نَصَرَكُمُ اللّٰهُ بِبَدْرٍ وَّاَنْتُمْ اَذِلَّةٌ

جلد ۳۷ — شمارہ ۲۸

ہفت روزہ بدر قادیان

ایڈیٹر: عبدالحق فضل

نائب: قریشی محمد فضل اللہ

شرح چندہ: سالانہ ۵۰ روپے، ششماہی ۲۵ روپے، ممالک غیر ۲۰۰ روپے بذریعہ ہوائی ڈاک، فی پرچہ ایک روپیہ

THE WEEKLY "BADR" QADIAN-143516

۲۲ ذیقعدہ ۱۴۰۸ ہجری — ۱۴ وفا ۱۳۶۷ ہش — ۱۴ جولائی ۱۹۸۸ء

# اخبار احمدیہ

قادیان ۱۱ وفا (جولائی) سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارہ میں ہفتہ زیر اشاعت کے دوران ملنے والی تازہ ترین اطلاع مظہر ہے کہ حضور پر نور اللہ تعالیٰ کے فضل سے بخیر و عافیت ہیں اور دن رات بہمہ دینیہ کے سرکرنے میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ الحمد للہ۔

احباب کرام التزام کے ساتھ اپنے جان سے پیارے آقا کی صحت وسلامتی درازیٔ عمر اور مقاصد عالیہ میں فائز المرامی کے لئے درد دل سے دعائیں کرتے رہیں۔

● مقامی طور پر محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ وامیر جماعت احمدیہ قادیان مع محترمہ بیگم صاحبہ اور جملہ درویشان کرام واحباب جماعت بفضلہ تعالیٰ خیر وعافیت سے ہیں۔ الحمد للہ۔

## رپورٹیں بھجوانے والے

ضروری ہے کہ بغرض اشاعت جلسوں یا دوسری کارروائیوں کی رپورٹیں احباب کرام بھجواتے رہتے ہیں۔ اس سلسلہ میں گزارش ہے کہ مبلغین ومعلمین کرام یا دوسرے کارکنان جن کا کسی مرکزی ادارے یا کسی ذیلی تنظیم سے تعلق ہے۔ وہ براہ مہربانی اپنے اپنے مرکزی ادارے کے توسط سے رپورٹیں بھجوایا کریں۔ اسی طرح مقامی جماعتوں کے احباب کرام امیر جماعت یا صدر جماعت کی تصدیق سے رپورٹیں بھجوا کر شکریہ کا موقعہ دیں تاکہ اشاعت میں تاخیر نہ ہو۔

بیرون ہند سے جو رپورٹیں اشاعت کے لئے بھجوائی جائیں وہ سب وکالت تبشیر ربوہ یا لندن کی تصدیق سے آنا چاہئیں۔

(ایڈیٹر)

# اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا

## یاد رکھو اگر تم اللہ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی

"تم یاد رکھو کہ اگر اللہ تعالیٰ کے فرمان میں تم اپنے تئیں لگاؤ گے اور اُس کے دین کی حمایت میں ساعی ہو جاؤ گے تو خدا تمام رکاوٹوں کو دور کر دے گا اور تم کامیاب ہو جاؤ گے۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ کسان عمدہ پودوں کی خاطر کھیت میں سے ناکارہ چیزوں کو اکھاڑ کر پھینک دیتا ہے اور اپنے کھیت کو خوشنما درختوں اور بارآور پودوں سے آراستہ کرتا اور ان کی حفاظت کرتا ہے اور ہر ایک ضرر اور نقصان سے اُن کو بچاتا ہے۔ مگر وہ درخت اور پودے جو پھل نہ لاویں اور گلنے اور خشک ہونے لگ جاویں ان کی مالک پرواہ نہیں کرتا کہ کوئی مویشی آکر ان کو کھا جاوے یا کوئی لکڑہارا ان کو کاٹ کر تنور میں ڈال دیوے۔ سو ایسا ہی تم بھی یاد رکھو اگر تم اللہ کے حضور میں صادق ٹھہرو گے تو کسی کی مخالفت تمہیں تکلیف نہ دے گی۔ پر اگر تم اپنی حالتوں کو درست نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے فرمانبرداری کا ایک سچا عہد نہ باندھو تو پھر اللہ تعالیٰ کو کسی کی پرواہ نہیں۔ ہزاروں بھیڑیں اور بکریاں روز ذبح ہوتی ہیں پر اُن پر کوئی رحم نہیں کرتا۔ اور اگر ایک آدمی مارا جاوے تو کتنی باز پرس ہوتی ہے۔ سو اگر تم اپنے آپ کو درندوں کی مانند بیکار اور لاپرواہ بناؤ گے تو تمہارا بھی ایسا ہی حال ہوگا۔ چاہیئے کہ تم خدا کے عزیزوں میں شامل ہو جاؤ تاکہ کسی وبا کو یا آفت کو تم پر ہاتھ ڈالنے کی جرأت نہ ہو سکے۔ کیونکہ کوئی بات اللہ تعالیٰ کی اجازت کے بغیر زمین پر ہو نہیں سکتی۔ ہر ایک آپس کے جھگڑے اور جوش اور عداوت کو درمیان میں سے اُٹھا دو کہ اب وہ وقت ہے کہ تم ادنیٰ باتوں سے اعراض کر کے اہم اور عظیم الشان کاموں میں مصروف ہو جاؤ۔"

(ملفوظات جلد ۱ ۲۶۶ - ۲۶۸)

# جلسہ سالانہ قادیان

۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۷ ہش / ۱۹۸۸ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا!

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال جلسہ سالانہ قادیان انشاء اللہ تعالیٰ ۱۸، ۱۹، ۲۰ فتح (دسمبر) ۱۳۶۷ ہش / ۱۹۸۸ء کی تاریخوں میں منعقد ہوگا۔ احباب اس عظیم روحانی اجتماع میں شرکت کے لئے ابھی سے تیاری شروع فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کو توفیق عطا فرمائے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں اس روحانی اجتماع میں شرکت فرما سکیں۔

(ناظر دعوت وتبلیغ قادیان)

منیر احمد حافظ آبادی ایم اے پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا۔ پروپرائٹر نگران بورڈ بدر قادیان

لا اله الا الله محمد رسول الله
ہفت روزہ بدر قادیان
۱۴؍ وفاء ۱۳۶۷ ہش

# قرآن کریم کے محاسن و فضائل ۔۲

(گذشتہ سے پیوستہ)

## حفاظت قرآن

قرآن کریم کو دوسری مذہبی کتب پر یہ امتیاز بھی حاصل ہے کہ اس میں دعوےٰ کیا گیا ہے کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا الذِّكْرَ وَاِنَّا لَهٗ لَحَافِظُوْنَ کہ ہم نے ہی اس ذکر یعنی قرآن کریم کو نازل کیا ہے اور ہم ہی اس کی حفاظت کریں گے۔ یہ دعوےٰ کسی اور مذہبی کتاب نے کیا ہی نہیں ہے اور نہ اس کی ضرورت تھی کیونکہ وہ مختص القوم اور مختص الزمان تھیں۔ لیکن قرآن کریم جو عالمگیر دائمی شریعت لایا وہ اس دعوے کا پورا پورا مصداق بھی ہے وید اور بائیبل جلائے جانے کے بعد یادداشت کی بنا پر لکھے گئے۔ بائیبل میں آئے دن تحریف ہوتی رہتی ہے لیکن قرآن کریم کی محفوظیت اتنی واضح حقیقت ہے کہ مخالفین کو بھی اس کا اقرار کئے بغیر چارہ نہیں۔ چنانچہ سر ولیم میور اپنی مشہور کتاب LIFE OF MOHAMMAD میں لکھتے ہیں کہ:۔

"ہر قسم کی اندرونی اور بیرونی شہادت سے ثابت ہے کہ جو قرآن مجید ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ یہ بعینہٖ وہی قرآن کریم ہے۔ جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں کے سامنے پیش کیا۔ اور جیسے آپ استعمال فرماتے تھے" ؎

(ترجمہ از انگریزی)

سب جہاں چھان چکے ساری دکانیں دیکھیں
مئے عرفاں کا یہی ایک ہی شیشہ نکلا

## دعوےٰ اور دلیل

قرآن کریم کی یہ بھی ایک بڑی فضیلت ہے کہ وہ دعوےٰ اور دلیل خود پیش کرتا ہے۔ مثلاً فرمایا خَلَقَ كُلَّ شَيْءٍ فَقَدَّرَهٗ تَقْدِيْرًا (الفرقان) یعنی اس کائنات عالم کا مالک ہونے کا اللہ تعالیٰ یہ ثبوت دیتا ہے کہ اس نے اس کائنات کو پیدا کیا ہے یہ دعوےٰ ہے اور دلیل یہ ہے کہ ہر چیز کا ایسا اندازہ مقرر فرمایا ہے کہ دنیا کے تمام سائنسدان مل کر بھی اس حد بندی کو توڑ نہیں سکتے۔ مثلاً چاند سورج کا طلوع غروب وغیرہ دور حاضر میں سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ذریعہ سے یہ فضیلت کھل کر سامنے آئی۔ اسی دلیل کے سامنے ہمیشہ پنڈت اور پادری عاجز آتے رہے ہیں۔ ۱۸۹۳ء میں جب عیسائی پادریوں سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا معرکۃ الآراء مناظرہ "جنگ مقدس" ہوا تو آپ نے ابتداء میں ہی اعلان فرمایا کہ:۔

"لازم اور ضروری ہوگا کہ (فریقین) جو دعوےٰ کریں وہ دعوےٰ اس الہامی کتاب سے کیا جائے جو الہامی قرار دی گئی ہے۔ اور جو دلیل پیش کریں وہ دلیل بھی اسی کتاب کے حوالہ سے ہو۔ کیونکہ یہ بات بالکل سچی اور کامل کتاب کی شان سے بعید ہے کہ اس کی وکالت اپنے تمام ساختہ پرداختہ سے کوئی دوسرا شخص کرے اور وہ کتاب بکلی خاموش اور ساکت ہو" (جنگ مقدس)

جنگ مقدس کے سارے پرچے پڑھ جایئے عیسائی مناظر نے اس التزام کو اختیار کرنے کی حامی بھی نہیں بھری۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف سے ہر پرچہ میں ہر دعوےٰ اور ہر دلیل قرآن کریم سے ہی پیش کی گئی ہے۔ پس یہ عظیم الشان فضیلت ایسی ہے جسے ہر زمانہ میں آزمایا جا سکتا ہے ؎

یا الٰہی تیرا فرقاں ہے کہ اک عالم ہے
جو ضروری تھا وہ سب اس میں مہیا نکلا

## صحف سابقہ کی بشارات

قرآن کریم کی ایک فضیلت یہ ہے کہ وہ سابقہ آسمانی کتابوں کی موعود و کامل شریعت ہے جو فضائل ان کتابوں میں بطور پیشگوئیوں کے موعودہ شریعت کے متعلق پائے جاتے ہیں۔ ان سب کا مصداق قرآن کریم ہے۔ پس قرآنی فضائل بیان کرنے سے کسی آسمانی کتاب کی تردید یا تنقیص نہیں ہوتی۔ کیونکہ بنیادی اعتبار سے قرآن کریم ہر الہامی مذہب کی صداقت کو تسلیم کرتا ہے۔ وَاِنْ مِّنْ اُمَّةٍ اِلَّا خَلَا فِيْهَا نَذِيْرٌ۔ اصل حقیقت یہ ہے کہ پہلی کتابیں اور سابقہ صحیفے نسل انسانی کی تعلیم اور تربیت کے لحاظ سے ابتدائی اور وقتی نصاب تھے۔ اور قرآن کریم مکمل اور دائمی نصاب تعلیم و تربیت کے طور پر نازل ہوا ہے فرمایا فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ یعنی تمام آسمانی کتابوں کی متفرق صداقتیں و قائم رکھی جانے والی تعلیمات قرآن کریم میں موجود ہیں ؎

سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
لیک از خدائے برتر خیر الوریٰ یہی ہے

## عالمگیر پیغام

قرآن کریم اور بائبل میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو مثیل موسیٰ قرار دیا گیا ہے۔ اور بائیبل میں مثیل موسیٰ کو ایک ایسی شریعت کا حامل بتایا گیا ہے جس کا دائرہ عمل بحری اور بری ممالک یعنی ساری دنیا ہوگی۔ وہ شریعت کسی ایک قوم یا ایک گروہ کے لئے نہ ہوگی اس سے پہلے وید، ژند، اوستا توریت، زبور اور انجیل سب آسمانی صحیفے اپنے اپنے ملک اور اپنی اپنی قوم کو خطاب کرتے تھے۔ اور ان کا دائرہ عمل محدود تھا۔ سناتن دھرم ویدوں کو مختص القوم مانتے ہیں۔ یہودی تورات کو بنی اسرائیل تک محدود بناتے ہیں۔ عیسائی صاحبان مسیحیت کے پیغام کو سب قوموں کے سامنے پیش کرتے ہیں مگر انجیل سے ثابت ہوتا ہے کہ یہ بعد کا خیال ہے۔ حضرت مسیح کا مشن صرف بنی اسرائیل کی کھوئی ہوئی بھیڑوں تک محدود تھا۔ لکھا ہے:۔

"میں اسرائیل کے گھرانے کی کھوئی ہوئی بھیڑوں کے سوا اور کسی کے پاس نہیں بھیجا گیا"۔ (متی باب ۱۵)

پس عیسائی لوگ دوسری قوموں کو تبلیغ کر کے حضرت مسیحؑ کی نافرمانی کرتے ہیں۔ قرآن کریم میں بھی حضرت مسیح کو رسولاً الیٰ بنی اسرائیل ہی کہا گیا ہے۔ البتہ بائیبل اور صحف سابقہ کی پیشگوئیوں کے مطابق قرآن مجید کو یہ فضیلت حاصل ہے کہ اس نے روز اول سے ہی سب قوموں اور نسلوں کے لئے اپنی دعوت کو عام قرار دیا ہے۔ اِنْ هٰذَا اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ یہ قرآن مجید سب قوموں اور نسلوں کے لئے نصیحت ہے۔ تَبٰرَكَ الَّذِيْ نَزَّلَ الْفُرْقَانَ عَلٰى عَبْدِهٖ لِيَكُوْنَ لِلْعٰلَمِيْنَ نَذِيْرًا۔ وہ خدا بہت بابرکت ہے جس نے قرآن مجید کو اپنے بندہ پر نازل فرمایا تا وہ سب قوموں اور سب امتوں کے لئے انذار کرے۔ قُلْ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ اِنِّيْ رَسُوْلُ اللّٰهِ اِلَيْكُمْ جَمِيْعًا: اے رسول تو اعلان کر دے کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف خدا کی طرف سے رسول ہو کر آیا ہوں۔

حقیقت یہ ہے کہ جس طرح سائنس کی نئی نئی ایجادات نے انسان کو ایک دوسرے کے اتنا قریب کر دیا ہے کہ گویا تمام دنیا ایک ہی شہر میں آباد ہے اسی طرح اسلام کے عالمگیر مذہب ہونے کے دعوے نے تمام مذاہب کے پیروؤں کو ایک ہونے کے لئے ایک مشترکہ پلیٹ فارم مہیا کر دیا ہے۔ ؎

ہر طرف فکر کو دوڑا کے تھکایا ہم نے
کوئی دیں دینِ محمدؐ سا نہ پایا ہم نے

## انعامی چیلنج

قرآن کریم کو یہ فضیلت بھی حاصل ہے کہ اس نے اپنے وجود کو چیلنج کے طور پر پیش کیا ہے کہ اس کی مثل کوئی اور کلام پیش نہیں کیا جا سکتا۔ اس کی مثال کے طور پر سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے انعامی چیلنج کے طور پر سورہ فاتحہ کو پیش کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر وہ اپنی توریت یا انجیل کو معارف اور حقائق کے بیان کرنے اور خواص کلام الوہیت ظاہر کرنے میں کامل سمجھتے ہیں۔ تو ہم بطور انعام پانسو روپیہ نقد ان کو دینے کے لئے تیار ہیں۔ اگر وہ اپنی کل صحیح کتابوں میں سے جو بہتر کے قریب ہوں گی وہ حقائق و معارف شریعت اور مراتب و مقتضائے ذوالحکمت جو جواہر پر غست

(باقی صفحہ ۱۱ پر دیکھئے)

# تقویٰ اور وحدت کی حفاظت کیلئے انبیاء اور خلفاء کے ساتھ مضبوطی سے وابستہ رہنا چاہیئے

## اگلی صدی میں داخل ہونے سے پہلے پہلے ساری جماعت پوری طرح متحد ہو جائے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ ۲۴ر جون ۸۸ء بمقام مسجد فضل لندن

تشہد و تعوذ اور سورہ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے سورہ آل عمران کی آیات ۱۰۳ تا ۱۰۵ کی تلاوت فرمائی اور حقّ تقاتہٖ کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ اس کا مفہوم بہت ہی وسیع ہے لیکن اس کے معاً بعد وَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ہے اس کے ایک خاص پہلو کی طرف بطور خاص اشارہ فرمایا ہے اور وہ پہلو یہ ہے کہ تقویٰ کو اپنی زندگی کے ہر پہلو پر حاوی کر لو۔ اگر ایسا کرو تو حقّ تقاتہٖ کے مضمون پر عمل کرنے والے ہو گے۔ یعنی خدا سے ڈرنے کا حق یہ ہے کہ زندگی کا کوئی لمحہ بھی تقویٰ کی چھاؤں سے باہر نہ ہو تقویٰ کی حفاظت سے باہر نہ ہو کیونکہ موت اپنے اختیار میں نہیں موت اللہ تعالیٰ کے اختیار میں ہے۔ اور وہ کسی بھی وقت موت دے سکتا ہے اس کے متعلق آپ کا فیصلہ نہیں چلے گا بلکہ خدا کا فیصلہ چلے گا۔ پس اگر خدا کا یہ حکم کہ "نہیں مرنا جب تک مسلمان نہ ہو" ماننا ہے تو زندگی کے ہر لمحہ کو تقویٰ کی حفاظت میں لے آؤ اس کی مزید تفسیر اگلی آیات کی روشنی میں بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ تقویٰ اختیار کرنے کی ہدایت بہت مشکل ہے اور شاذ ہی ایسے لوگ ملتے ہیں جن کی زندگی کا ہر لمحہ تقویٰ کی حفاظت میں ہو اس کی حدود کے اندر واقع ہو اس لئے اس مضمون کو آسان کرنے کے لئے ایک ایسا طریق ہمارے سامنے رکھ دیا ہے جس کے نتیجے میں خدا یہ وعدہ کرتا ہے کہ اگر تم اس شرط کو پورا کرو گے تو تمہاری وفات مسلمانی کی حالت میں ہوگی اور وہ شرط یہ ہے کہ اللہ کی رسّی کو اجتماعی طور پر مضبوطی سے پکڑ لو جماعت میں داخل ہو کر جماعت کے ساتھ مضبوطی سے وابستہ ہو جاؤ۔ اور جماعت کے تقاضوں کو پورا کرو

فرمایا! جماعت سے مراد وہ لوگ ہیں جو اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے چمٹ جاتے ہیں۔ اور ایسی جماعت مراد ہے جو خدا والی جماعت ہے اور جس نے اللہ کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑا ہوا ہے فرماتا ہے تم بھی اس جماعت میں داخل ہوتے چلے جاؤ اس جماعت کی برکت سے خدا تمہیں مرنے نہیں دے گا۔ جب تک تم خدا کی نظر میں مسلمان نہیں ہو چکے ہو گے۔

حبل اللہ کی تفسیر کرتے ہوئے بتایا کہ حبل اللہ سے مراد خدا تعالیٰ کا بھیجا ہوا رسول ہے اور اس کی اطاعت اور بیعت میں داخل ہو کر اس کی غلامی کا دم بھرنا اور یہ کوشش کرتے رہنا کہ اس کی اطاعت سے باہر نہ جایا جائے "یہی وہ حبل اللہ ہے اور انبیاء کی وفات کے بعد بھی یہ حبل اللہ جاری رہتی ہے اور نبوت کے بعد سب سے اعلیٰ شکل میں

### خلافت کی صورت میں

ملتی ہے اور اگر خلافت نہ ہو تو پھر مجددیت ہے اسی حبل اللہ کا ذکر کرتے ہوئے فرماتا ہے وَاذْكُرُوا نِعْمَتَ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ اِذْ كُنْتُمْ اَعْدَاءً فَاَلَّفَ بَيْنَ قُلُوْبِكُمْ فَاَصْبَحْتُمْ بِنِعْمَتِهٖۤ اِخْوَانًا کہ اس وقت کو یاد کرو جب سارا عرب دشمنی سے پھٹا ہوا تھا۔ تو محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تشریف لائے اور خدا نے تمہارے دلوں کو محبت کے مضبوط بندھنوں سے باندھ دیا۔ اللہ کی نعمت سے تم بھائی بھائی بن گئے۔

فرمایا نعمت سے مراد نبوت ہے کیونکہ تمام نعمت ہی کا مطلب نبوت ہے اور یہاں نعمت ہی کے آنحضرت اور نبوت کا ذکر فرمایا گیا ہے۔ اور واقعتاً بھی یہی ہے کہ آنحضرت ﷺ کی نبوت کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے ان پر فضل فرمایا دلوں کو خدا باندھتا ہے۔ دلوں کو انسان نہیں باندھتا چنانچہ آنحضرت ﷺ کو مخاطب کر کے دوسری جگہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے "جو کچھ زمین میں ہے اگر تو خرچ کر دیتا تب بھی ان کے دلوں کو باندھ نہ سکتا یہ اللہ ہی ہے جس کا دلوں پر تصرف ہے اور جس نے دلوں کو جوڑا ہے"۔ (الانفال ۸:۶۴)

لیکن وہ جوڑنے والا مادہ نبوت ہے محمد مصطفیٰ کی برکتوں کے ذریعہ تمہیں باندھ دیا گیا ہے تم آگ سے بھرے ہوئے گڑھے کے کنارے پر کھڑے تھے۔ خدا نے اس سے تمہیں نجات بخشی اور اس طرح خدا تعالیٰ کھول کھول کر اپنے نشانات بیان فرماتا ہے۔ تاکہ تم ہدایت پاؤ۔

فرمایا یہ تقویٰ کا مضمون ہے جسے کھول دیا گیا ہے۔ وہ لوگ جو فی الحقیقت تقویٰ کا حق ادا کرنا چاہتے ہیں ان کے لئے ضروری ہے کہ وہ متحد ہو جائیں

### اور خدا کی رسّی پر مضبوطی

سے ہاتھ ڈال دیں۔ کسی قیمت پر بھی اس رسّی کو چھوڑنا قبول نہ کریں حضور نے بتایا کہ یہ مضمون دوسری جگہ میں عُرْوَةُ الْوُثْقٰى (البقرة ۲:۲۵۷) کے الفاظ میں استعمال ہوا ہے۔ کہ مومنوں کا ہاتھ عروۃ الوثقیٰ پر پڑ گیا ہے۔ کوئی کاٹ دے تو کاٹ دے مگر وہ ہاتھ عروۃ الوثقیٰ کو نہیں چھوڑے گا۔ پس اللہ کی راہ میں شہید ہونے والے جن کو ارتداد کے لئے مجبور کیا جاتا ہے۔ اور وہ اس راہ میں جان دیتے ہیں یہ انہیں کا نقشہ کھینچا گیا ہے۔

فرمایا انسان چونکہ کمزور ہے اس لئے وہ زندگی میں بار بار تقویٰ سے باہر قدم رکھتا ہے۔ جو نیک لوگ ہیں وہ قدم واپس لے لیتے ہیں اور کوشش کرتے ہیں کہ باہر نہ جائیں جن کا رجحان بدی کی طرف ہوتا ہے ان کے اکثر قدم باہر رہتے ہیں کبھی کبھی تقویٰ کی حفاظت میں آجاتے ہیں یہ کہنا بہت ہی مشکل ہے کہ ہم میں سے اکثریت وہ ہے جو اس آیت کے مضمون پر پورا اترتی ہے لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَاَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ اس کا علاج یہ بتایا گیا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نے جو تمہارے لئے تفرقے میں سے وحدت کی زندگی پیدا فرما دی نبوت کے ذریعہ اور خلافت کے ذریعے اس وحدت کی حفاظت کا سامان پیدا فرما دیا تم اس میں شامل رہنا اس اجتماع میں اگر تم شامل رہو گے اور یہ فیصلہ کر لو گے کہ اس سے ہم نے باہر نہیں جانا کسی قیمت پر بھی اس اجتماعیت کے تقاضوں کو نظر انداز نہیں کرنا تو گویا خدا یہ وعدہ فرماتا ہے کہ تم سے یہ وحدت کا

اب آسمان کے نیچے فقط ایک ہی نبی اور ایک ہی کتاب ہے
(براہین احمدیہ)
پیشکش: گلوب ربر مینوفیکچررس ۱۵ رابندرا سرانی کلکتہ ۷۰۰۰۷۳ } گرام: GLOBE XPORT فون: 270441

سلوک فرمائیگا کہ یقیناً ان لمحوں میں وفات دے گا جب خدا تم سے پیار کر رہا ہوگا۔

حضور نے فرمایا کہ جس طرح بعض پتھروں سے بھی چشمے پھوٹ پڑتے ہیں اسی طرح بعض بدوں پر ایسے لمحات آتے ہیں کہ تقویٰ کا سرچشمہ ان سے پھوٹتا ہے۔ اور بہت خوش نصیب ہیں وہ لوگ جو ان لمحات میں وفات پاتے ہیں۔ بہت سے ایسے نیک ہیں جو خواہ نیکی میں کتنی ترقی کر چکے ہوں، اُن کو بعض بد لمحوں کی بدنصیبی بھی نصیب ہوتی ہے اور بعید نہیں کہ ان لمحوں میں وفات پا جائیں اِس سے حفاظت کا یہی طریق ہے کہ خدا کی رسّی کو مضبوطی سے پکڑے رکھو۔ اللہ تعالیٰ تم سے رحم کا سلوک فرمائیگا اور جو جماعت کے حق میں فیصلہ ہے اُن کو انفرادی طور پر تمہارے حق میں لکھا جائیگا۔ جس جماعت سے تم وابستہ تھے اگر اجتماعی طور پر وہ متقی ہے اور خدا کے نزدیک مسلمان ہے تو جب تک خدا کی تحریر میں وہ جماعت مسلمان ہے تمہارا انفرادی طور پر مرنا شمار کیا جائے گا پس

**جو لوگ جماعت کے ساتھ بغاوت کر کے جماعت سے باہر نکلیں گے اُن کو یہ معلوم نہیں کہ یہ زندگی کی سب سے خطرناک غلطی ہے۔**

وہ خدا کی حفاظت سے باہر چلے جاتے ہیں اور اُن کی موت کا کوئی اعتبار نہیں کہ وہ کس حال میں آئے

فرمایا۔ نظامِ جماعت سے ادب سے اور اطاعت سے متحد اور منسلک رہنا بہت اہم بات ہے کیونکہ نبوت کی نیابت میں یہی حبل اللہ ہے جو خدا کی رضا کا موجب ہے وہ لوگ جو حبل اللہ کو چھوڑنا شروع کر دیتے ہیں جماعت میں رہتے ہوئے ایسی حرکتیں شروع کر دیتے ہیں جس کے نتیجہ میں نظامِ جماعت کا رُعب کم ہونا شروع ہو جاتا ہے وہ اپنی ہلاکت کے علاوہ ماحول کی ہلاکت کا بھی موجب بن جاتے ہیں اور بالعموم ایسی جماعتوں میں افتراق کا رُجحان شروع ہو جاتا ہے۔ پارٹی بازی شروع ہو جاتی ہے۔

حضور نے اگلی آیات کی روشنی میں بتایا کہ جب تک کسی جماعت میں اجتماعیت نہ ہو اسوقت تک وہ نیکی اور خدا کی طرف بلانے کی ذمّہ داری ادا نہیں کر سکتی

فرمایا۔ میرا مجموعی تجربہ یہ ہے کہ جن جماعتوں میں وحدت ہے ان میں برکت ہے۔ اور وہ اپنے ماحول کی اصلاح کے اہل ہیں اور اللہ کے فضل سے وحدت کے نتیجہ میں بیشمار برکتیں اُن کو نصیب ہوتی ہیں ان کی دعوت الی اللہ بھی قبول کی جاتی ہے لیکن جہاں جماعتوں میں افتراق ہے۔ وہاں کوئی بھی برکت باقی نہیں رہتی۔ بلکہ نحوست پیدا ہو جاتی ہے۔ اِسی مضمون کو جاری رکھتے ہوئے حضور نے اِس امر کی طرف توجہ دلائی کہ اگلی صدی کے آنے سے پہلے پہلے ہمیں کھوئے ہوئے اتحاد کو واپس لانا چاہیئے فرمایا بالعموم یہ دیکھا گیا ہے کہ اتحاد کو پارہ پارہ کرنے والے بعض افراد ہوتے ہیں، جن کے مزاج میں سختی پائی جاتی ہے خود غرضی پائی جاتی ہے۔ جس کی وجہ سے فسادات پیدا ہو جاتے ہیں اس ضمن میں حضور نے اُمراء جماعت کو توجہ دلائی اور فرمایا اگرچہ افریقہ کے ممالک میں ابتداء میں غلطی کا آغاز ایک بغاوت کی شکل میں بعض افراد سے شروع ہوا لیکن، ملاً اگر

## امیر متقی ہوتا

اور اِن کو اِن کے حقوق بتاتا اور یہ بتاتا کہ اختلاف کو کس طرح حل کرنا چاہیئے تو اِن سے لاعلمی کے نتیجہ میں وہ حرکتیں سرزد نہ ہوتیں جن کے نتیجے میں وہ جماعت سے باہر نکالے گئے اگر امیر کو یہ احساس ہوتا کہ میں تو اِن بھیڑوں کا نگران ہوں میں اُن کے سامنے جواب دہ ہوں اور وہ میرے نگران ہیں اور بالآخر میں خدا کے سامنے جوابدہ ہوں اس

لئے وہ امیر جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت کے ہر فرد کا درد رکھتا ہے وہ آسانی سے یہ بات ہو سنے ہی نہیں دیتا کہ کوئی انسان آگ کے کنارہ تک پہنچ جائے حتی المقدور یہ کوشش کرتا ہے کہ ایک ایسا شخص جو کسی غلط فہمی یا انانیت کا شکار ہو رہا ہے۔ اِس کی اصلاح کرے اور بالعموم ایسے افراد جو جماعت کا درد رکھتے ہیں جو برداشت نہیں کر سکتے کہ ایک احمدی بھی ضائع ہو اِن کے ہاں اتحاد کی اور شکل ہوتی ہے اور وہ افراد جو اِس معاملہ میں بے حس ہوں اِن کے ہاں اتحاد کی اور شکل ہوتی ہے۔

فرمایا۔

## امیر اور صدر میں فرق

یہ ہے کہ صدر لوگ خود بناتے ہیں۔ لیکن امیر مقرر کیا جاتا ہے اِس لئے اگر صدر غلطی کرے تو اس کی ذمّہ داری چھوٹی ہوتی ہے لیکن اگر امیر غلطی کرتا ہے تو وہ خلیفۂ وقت کا نمائندہ ہوتا ہے وہ خلیفۂ وقت کے اعتبار کو ٹھوکر لگاتا ہے اور اِس کی غلطی کے نتیجہ میں جو گناہ ہوتا ہے وہ زیادہ بازپرس کا حقدار ہے۔ حضور نے بتایا کہ وہ امراء جو بیرونی ممالک میں جماعت کی طرف سے بنائے جاتے ہیں مقامی لوگوں کا ان کی امارت میں کوئی دخل نہیں ہوتا بلکہ خلیفۂ باہر سے ایک حکم ملتا ہے اِس میں اِس جماعت کا اخلاص دیکھیں کہ وہ اِس کے ہر حکم کی اطاعت کرتی ہے اور اِس امیر کا حال دیکھیں جو جماعت کے اِس اخلاص کے باوجود اِن کو ہاتھ سے کھوتا چلا جاتا ہے اور اپنے اعتماد کو بار بار ٹھوکر لگاتا ہے اپنی امارت جتانے کا اِس کو زیادہ شوق ہوتا ہے۔ بہ نسبت اِس کے کہ حضرت مسیح موعودؑ کی جماعت سے تعلق توڑ کر کوئی شخص باہر جا رہا ہوتا ہے۔ اِس کے ذہن میں ہر وقت یہ جھگڑا ہوتا ہے کہ وہ ثابت کر کے دکھائے کہ وہ امیر ہے۔ فرمایا امارت کے آداب سکھانا اِس کا فرض ہے امارت جتانا اِس کا حق نہیں۔

فرمایا جو امیر جماعت کو بھائی بھائی بنانے کی کوشش نہیں کرتا وہ یقیناً خدا کے ہاں پوچھا جائے گا۔ ہم ایسے دور میں داخل ہو رہے ہیں کہ ذمّہ داریاں تیزی سے پھیل رہی ہیں۔ آج بھی امارتیں ہی ہیں جنہوں نے اپنی ذمّہ داریوں کو سنبھالنا ہے۔ اور امیر بننے کی صلاحیتیں پیدا کرنی ہیں جنہوں نے قوموں کو لیڈر عطا کرنے ہیں اگر وہ اپنی ذمّہ داریوں کو ادا نہیں کر سکتے اور جماعتیں افتراق کا شکار رہیں گی تو کیسے وہ لوگ پیدا ہونگے جنہوں نے سارے عالم کو ایک اُمّت بنا دینا ہے اِس لئے چونکہ اُمّتِ واحدہ بننے کا وقت قریب آرہا ہے اِس لئے بہت زیادہ ضرورت ہے کہ ہر کوشش کریں ہمارے تمام اختلافات مٹ جائیں۔ اور جماعت اُمّتِ واحدہ بن کر اُبھرے اِس لئے خصوصیت سے توجہ دلا رہا ہوں کہ ابھی تک بعض مقامات پر فسادات کے اڈّے قائم ہیں اور بعض ملکوں میں وہ ذلیل اور کمینی حرکتیں ابھی تک چل رہی ہیں کہ ایک دوسرے کا گلا کاٹ رہا ہے۔

میں تنگ آگیا ہوں اِن چیزوں سے اِس لئے افراد کے لئے دو راستے ہیں یا تو اپنی حالت کو درست کریں اور ساری جماعت کو متحد کرنے کے لئے سر دھڑ کی بازی لگا دیں یا پھر جو قصوروار ہیں اُن کو سلیدھے کریں تو ان کو باہر نکال پھینکا جائے گا۔

فرمایا۔ اگلی صدی میں ہم نے انشاء اللہ متحد ہو کر داخل ہونا ہے اِس لئے افراد کو چھ مہینے کی مہلت دیتا ہوں کہ دونوں رستوں میں سے ایک کو بالکلیۃ واضح کر دیں کہ ہماری کوششوں کے نتیجے میں جماعت میں وحدت قائم ہو چکی ہے یا یہ افراد ہیں جن کی اصلاح کی کوشش کی ہے لیکن ان پر اثر نہیں ہو رہا اِس کیلئے حضور نے دعا کی طرف بھی توجہ دلائی اور عاجزی انکساری کیلئے بھی تلقین فرمائی۔

و بشکریہ اخبار احمدیہ مغربی جرمنی

"میں تیری تبلیغ کو زمین کے کناروں تک پہنچاؤں گا"
الہام سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام
پیشکش:- شیخ عبدالرزاق نائب امیر سرادی مارکیٹ وساچ پور کٹک (اڑیسہ)

# ایک عبرتناک خدائی انتباہ

مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ سلسلہ احمدیہ مدراس

خدا تعالیٰ کی یہ سنت مستمرہ ہے کہ وہ اپنے پیاروں اور برگزیدہ بندوں کی حفاظت اور تائید و نصرت کے لئے اور حق و صداقت کے دشمنوں کو عبرتناک سبق سکھانے کے لئے مختلف آسمانی و زمینی نشانات ظاہر فرماتا ہے۔ یہ نشانات بعض اس کی جمالی صفات کے مظہر ہوتے ہیں تو بعض جلالی صفات پر مشتمل ہوتے ہیں۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَكَأَيِّنْ مِّنْ آيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْأَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ۔

(سورۃ یوسف آخری رکوع)

آسمانوں اور زمین میں کئی نشانات خدا تعالیٰ ظاہر فرماتا رہتا ہے۔ لوگ ان نشانات پر سے گزر جاتے ہیں اور وہ دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ لیکن ان سے سبق حاصل کئے بغیر اعراض کرتے ہوئے اور منہ پھیرتے ہوئے گزر جاتے ہیں۔ خدا تعالیٰ اپنی اس سنت کے مطابق پچھلی ایک صدی سے جماعت احمدیہ کی تائید و نصرت اور اس کی صداقت کے اظہار کے لئے بے شمار نشانات ظاہر فرماتا رہا ہے۔ لیکن جیسا کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے إِنَّ فِي ذٰلِكَ لَآيَاتٍ لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ۔ (العنکبوت) یعنی ایمان لانے والے ہی ایسے نشانوں سے فیضیاب ہوتے ہیں۔ لیکن جو منکر ہیں وہ صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ کے مصداق بنے رہتے ہیں۔

چنانچہ حال ہی میں پاکستان میں خدا تعالیٰ نے نہایت بھیانک تنبیہہ وہاں کے ان ظالم اور سفاک حکمرانوں کو کی تھی جنہوں نے جماعت احمدیہ کے خلاف منظم طریق پر ایک مہم جاری کی تھی۔ اور کلمہ طیبہ کو مٹانے اور خدا تعالیٰ کی عبادت گاہوں کی بے حرمتی کرنے اور جماعت احمدیہ کے خلاف عوام کو برانگیختہ کرنے کی ناپاک تحریک کی تھی۔ اس پر یہ خدائی انتباہ ظاہر ہوا۔

یعنی پاکستان کے دارالحکومت اسلام آباد اور راولپنڈی کے درمیان واقع فوجی کیمپ میں جہاں راکٹوں، میزائلوں اور دیگر خطرناک ہتھیاروں کا ذخیرہ تھا اس پر اچانک آگ لگ گئی اور اچانک ایسی بمباری شروع ہوئی کہ لوگ سمجھنے لگے کہ کسی بڑی حکومت نے اچانک پاکستان پر حملہ کیا ہو۔ ہزارہا کی تعداد میں راکٹ اور میزائلز زمین سے نہایت تیز رفتاری سے آسمان کی طرف پرواز کرنے اور زمین کی طرف برسنے لگے۔ اس کے نتیجہ میں لوگ پاگلوں کی طرح ادھر ادھر اپنی جان بچانے کی فکر میں بھاگتے رہے۔ معتبر ذرائع کی خبروں کے مطابق اس حادثہ سے ۵۰۰ کے قریب فوجی ہلاک ہوگئے اور پانچ اور چھ ہزار کے درمیان عوام جان بحق ہوگئے۔ ہزاروں ہزار لوگ زخمی اور بے گھر ہوگئے۔ اگر یہ تمام میزائلز اور راکٹ جو ہزاروں کی تعداد میں پرواز کرتے رہے خدانخواستہ پھٹ جاتے تو اسلام آباد اور راولپنڈی کے نام و نشان ہی مٹ جاتے۔ اس حادثہ کو صدر پاکستان ضیاء الحق نے ایک قیامت صغریٰ قرار دیا تھا۔

سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس حادثہ کا ذکر کرتے ہوئے اپنے خطبہ فرمودہ ۲۲ اپریل ۱۹۸۸ء میں فرماتے ہیں:-

”اس واقعہ کا پس منظر یہ ہے کہ ایک مدت سے پاکستان میں کلمہ کی بے حرمتی ہو رہی ہے۔ اور خدا تعالیٰ کی عبادت گاہوں کی بے حرمتی ہو رہی ہے۔ اور خدا کی عبادت سے بندوں کو روکا جا رہا ہے۔ اور اس معاملہ میں جسارت بے حیائی کی حد تک بڑھ گئی ہے۔ اور بڑے بڑے افسروں کو عام بیان دینے میں بھی کوئی شرم نہیں کہ ہم کیا کر رہے ہیں ........ جو احمدی کلمہ پڑھے اس کے اوپر سخت کارروائی کی جائے۔ جو آرڈیننس ہے اس کو سختی سے جاری کیا جائے۔ ان کی مسجدوں کو بے آباد کرنے کی کوشش کی جائے کوئی اذان کی آواز سنائی نہ دے۔ گویا کہ خدا کے دشمن تلے بیٹھے ہیں کہ عبادت کا نام مٹا دیں گے۔ اور حیا مٹ گئی ہے۔ احساس مٹ گیا ہے۔ چنانچہ اس ہولناک واقعہ سے دو روز پہلے راولپنڈی اور اسلام آباد کی مسجدوں میں یہ بڑی شدت کے ساتھ تحریک کی گئی تھی کہ ان کی مسجدوں سے نہ صرف کلمے مٹائیں بلکہ ان کی مسجدوں کو منہدم کیا جائے اور تمام عوام الناس اس قربانی کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں.... ......کہ احمدیوں کی مسجدوں کو مسمار کیا جائے۔ ان کے قبلہ کا رخ بدل دیا جائے وغیرہ ........ چنانچہ اس قسم کے واقعات چونکہ ایک غیر معمولی نوعیت کے واقعات ہیں۔ ہرگز بعید نہیں کہ خدا تعالیٰ کی ناراضگی کا یہ واقعہ مظہر ہو۔ اور خدا تعالیٰ نے اس قوم کو سبق دینے کے لئے سمجھانے کے لئے خدا تعالیٰ کے پاس انتقام کی بے شمار راہیں ہیں۔ تمہارے ہی ہتھیاروں سے تمہیں ہلاک کر سکتا ہے۔ تمہاری ہی طاقتوں کے ذریعہ تمہیں سزا دے سکتا ہے۔ اس لئے اپنی طاقتوں کے گمان میں متکبر نہ ہوں۔ اور خدا کی عبادت کرنے والے بندوں پر اور خدا اور اس کے رسول کی محبت میں جو کلمہ کے Badges سینوں پر لگاتے ہیں، اپنی مسجدوں میں لکھتے ہیں ان کی دشمنی کر کے یہ نہ سمجھو کہ خدا کی پکڑ سے بچ سکتے ہو۔ یہ پیغام ہے جو مجھے اس حادثہ میں نظر آ رہا ہے۔“

(خطبہ فرمودہ ۲۲ اپریل ۱۹۸۸ء منقول از کیسٹ)

جی ہاں! یہ خدا تعالیٰ کی طرف سے ایک زبردست اور عبرتناک انتباہ ہے لیکن اس انتباہ سے وہی لوگ فائدہ اٹھا سکتے ہیں جن کے دل میں ایک رمق بھر ایمان کی چنگاری ہو۔ چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:-

وَمَا يُؤْمِنُ أَكْثَرُهُمْ بِاللّٰهِ إِلَّا وَهُمْ مُّشْرِكُوْنَ۔ أَفَأَمِنُوْا أَنْ تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِّنْ عَذَابِ اللّٰهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَّهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ (یوسف)

یعنی ان میں سے اکثر لوگ خدا تعالیٰ پر ایمان نہیں لاتے ہیں بلکہ اس حالت میں کہ وہ ساتھ ساتھ شرک بھی کرتے جاتے ہیں۔ کیا یہ لوگ اس بات سے (محفوظ) اور بے خوف ہوگئے ہیں کہ ان پر خدا کی طرف سے کوئی سخت عذاب آنے والا نہیں ہے اور اچانک ان پر کوئی ایسی گھڑی آجائے (جس کی پہلے سے خبر دی جاچکی ہے) اور انہیں پتہ بھی نہ لگے۔

خدا تعالیٰ کا یہ عجیب اسلوب بیان ہے کہ ایک طرف جماعت احمدیہ کے بارے میں فرماتا ہے جو خلافت کی عظیم نعمتوں اور برکتوں سے فیضیاب ہے کہ وَلَيُبَدِّلَنَّهُمْ مِّنْ بَعْدِ خَوْفِهِمْ أَمْنًا کہ خدا تعالیٰ ان کے ہر خوف کو امن میں تبدیل کرتا رہے گا۔

لیکن منکرین حق و صداقت کے بارے میں فرماتا ہے کہ أَفَأَمِنُوْا ...... الخ کہ کیا وہ اس بات پر امن میں ہیں کہ وہ خدا تعالیٰ کے اچانک آنے والے عذاب سے محفوظ و مامون رہیں گے۔

خدا تعالیٰ ایسے عظیم الشان اور عبرتناک نشانوں سے سبق حاصل نہ کرنے والوں کے انجام اور ان کی عاقبت کے بارے میں فرماتا ہے:-

وَإِذَا تَوَلّٰى سَعٰى فِي الْأَرْضِ لِيُفْسِدَ فِيْهَا وَيُهْلِكَ الْحَرْثَ وَالنَّسْلَ وَاللّٰهُ لَا يُحِبُّ الْفَسَادَ۔ وَإِذَا قِيْلَ لَهُ اتَّقِ اللّٰهَ أَخَذَتْهُ الْعِزَّةُ بِالْإِثْمِ فَحَسْبُهُ جَهَنَّمُ وَلَبِئْسَ الْمِهَادُ۔ (البقرہ)

جب یہ حاکم بن جاتا ہے تو ملک میں فساد برپا کرنے اور کھیتی باڑی اور مخلوق کو ہلاک کرنے کی غرض سے سارے ملک میں دوڑتا پھرتا ہے۔ حالانکہ اللہ تعالیٰ فساد کو پسند نہیں کرتا۔ اور جب اس حاکم کو کہا جائے کہ خدا سے ڈرو (اور اس قسم کے ظلم و سفاکی سے باز آجائے) تو اپنی (جھوٹی) عزت اسے مزید گناہوں پر آمادہ کرتی ہے۔ پس اس کے لئے جہنم کافی ہے اور وہ یقیناً بہت برا ٹھکانا ہے۔

یعنی محض جھوٹی عزت اور اقتدار کی ہوس نے انہیں تقویٰ اختیار کرنے اور ظلم و سفاکی سے باز رہنے سے روکے رکھا ہے۔ لیکن ایسے ظالم حکمرانوں کا انجام نہایت عبرتناک ہوگا اس قسم

(بقیہ ملاحظہ فرمائیں صفحہ ۱۲ پر)

منقولات

# اسلامیانے کی آڑ میں فوجی حکومت

از جناب ایم ایچ بیگ صاحب ۔ سابق چیف جسٹس سپریم کورٹ آف انڈیا

پاکستان کو "اسلامیانے" میں ناکامی کے جرم میں صدر ضیاء الحق کا وزیر اعظم جونیجو کو برطرف کرنے اور صدر ارشاد کے بنگلہ دیش کو اسلامی ملک بنانے کے اعلان کے بعد سوال پیدا ہوتا ہے کہ آخر "اسلامیانے" کے معنی کیا ہیں۔

یہ سوال نہ صرف مذہب سے متعلق معاملات کو ہی ابھارتا ہے بلکہ سیاسی قانونی، اخلاقی، گہرے دلچسپ معاملات میں بھی فکر انگیزی کی دعوت دیتا ہے کیونکہ اس سے تمام دنیا کے مسلمان بلکہ خصوصیت سے ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے جن کے لئے یہ "مسئلہ" ملک میں ایسے واقعات رونما ہونا متعلق ہونا لازمی ہے۔

انسانی حقوق، انصاف، مساوات کے متقاضی اور ڈکٹیٹرانہ جبر اور غیر مساوی سلوک سے نجات کا نام ہے۔ یہ حقوق اسلام کے نام پر کسی حکمران کو سونپے نہیں جا سکتے۔ کسی شخص کو کوئی بھی مذہبی عقیدہ اختیار کرنے پر تختہ مشق ستم نہیں بنایا جا سکتا۔ اور نہ انسانی حقوق کو کسی مفروضہ قومی و ملکی سیاست پر قربان کیا جا سکتا ہے۔

صدر ضیاء الحق اور صدر ارشاد کا کوئی حق نہیں بنتا کہ وہ مسلمانوں کی زندگی گھروں یا اپنے ملک اور عوام کو اس سمت کو ہانکنے کی کوشش کریں۔ جس سمت جانے کی غیر منقسم پاکستان کے بانی پریذیڈنٹ مسٹر جناح نے مکمل مخالفت کی ہے۔ اور پاکستانی اسمبلی کے پہلے خطاب میں غیر مشکوک اور واضح الفاظ میں تمام پاکستانی شہریوں کے مساویانہ حقوق کا اعلان، قطع نظر ان کے مذہب، عقائد کے، اسی طرح کیا جس طرح ہمارے ہندوستانی (ناقل) آئین میں پایا جاتا ہے۔

## حق فیصلہ

اس بات کو صحیح اور غیر مبہم طور پر سمجھ لیا جانا چاہیئے کہ مذہب کی آڑ میں حاصل کردہ حکومتیں جن پر اس وقت جنرل ضیاء اور جنرل ارشاد مسلط ہیں

کا مطلب ہی یہی ہے کہ دونوں یہ فیصلہ کرنے کے مجاز ہیں کہ کون مسلمان ہے اور کون مسلمان نہیں۔ ورنہ اسلام کو سرکاری مذہب بنا دینا کوئی معنی نہیں رکھتا۔ ایسا "قانون" ملک کے آئین کے بنیادی ڈھانچے کے خلاف ہوگا۔ فوجی ڈکٹیٹر ایسے بنیادی ڈھانچے کو تسلیم ہی نہیں کرتے یہاں تک کہ قطع نظر اس کے کہ کس کا کیا مذہبی عقیدہ یا طرز عبادت ہے، وہ اس بنیادی تصور کے بھی قائل نہیں کہ تمام انسانوں کے حقوق مساوی اور برابر ہیں۔ ایسے ڈکٹیٹروں کے ساتھ ہمدردی اور مفاہمت کی ہر کوشش ریت کی دیوار کی تعمیر کے مترادف ہوگی۔

قرآن مجید ہمیں قابل قبول، اعلیٰ معاشرتی اصول کی طرف رہنمائی کرتا ہے۔ اور یہ دوسرے قدیم اور عظیم مذاہب کا بھی خاصہ ہے۔ البتہ یہ کسی ڈکٹیٹر کو اس بات کا اختیار نہیں دیتا کہ وہ کسی دوسرے کو اس بات پر مجبور کرے کہ وہ ایک مخصوص مذہبی عقیدہ اپنائے۔ دوسری طرف یہ (قرآن۔ ناقل) بیان کرتا ہے کہ مذہبی عقیدہ میں کوئی جبر نہیں۔ (سورۃ بقرہ آیت ۲۵۶) فرماتا ہے۔ لکم دینکم ولی دین۔ (سورۃ کافرون آیت ۵) (ہر ایک کو اپنا مذہب اختیار کرنے کا حق ہے) اور موجودہ تہذیب یافتہ سیاسی فلسفہ بھی اسی مذہبی آزادی کے عالمگیر اصول کی تائید کرتا ہے۔

لفظ اسلام کے معنی ہیں سلامتی اور امن کے۔ اور اللہ کی رضا کی کامل فرمانبرداری کے۔ یہ کسی شخص پر یہ پابندی عائد نہیں کرتا کہ نہایت سنگین بے ایک مطلق العنان حاکم کی جنگجویت کے آگے سر جھکائے۔ اس کو نہ تو کرضی اور نقد ۔ ۔ کہا جا سکتا۔ یہ نظریہ جو جوہری اسلام کے تصور میں ہے۔ صبر، ظلم اور نا انصافی کے خلاف اسلام یہ فرض عائد کرتا ہے کہ قطع نظر اس کے کہ اس ظلم کا نفاذ و منبع کیا ہے۔ اس کا دلیری سے مقابلہ کیا جائے۔

پاکستان اور بنگلہ دیش کے ڈکٹیٹر اپنے عوام کے اس حق کو تسلیم نہیں کرتے کہ وہ مساوات، انصاف اور آزادی کے لئے جد و جہد کریں۔ انہوں نے اپنے ملک کے مسلمانوں کو ان کے بنیادی حقوق سے بھی محروم کر رکھا ہے۔

## غلط تعریف

پاکستان اور بنگلہ دیش کو "مارشل لاء حکومتیں" کہنا غلط ہے۔ اس اصطلاح نے قدیم انگریزی فلسفہ زبان کے تحت ایک خاص معنی اختیار کئے ہیں۔

ہالسبری کے انگلستانی قانون میں (پیراگراف ۹۸۲۔ جلد ۸۔ چوتھا ایڈیشن) جیسا کہ ہماری سپریم کورٹ (۱۹۷۶ء جلد ۲ S.C.C. صفحہ ۵۲۱ و ۶۳۲ پیراگراف ۳۲۲) میں بتایا گیا ہے:۔

"غالباً یہ کہنا زیادہ موزوں رہے گا کہ مارشل لاء، مارشل لاء کی اصطلاح میں کوئی قانون نہیں (قانونی ۔ ناقل) کے مترادف ہے"

کسی ملک کے کسی علاقے میں کچھ مخصوص حالات کے رونما ہونے کے ثبوت کے بعد "پرائیویٹ دفاع" کے طور پر مارشل لاء وجود میں آتا ہے۔ یہ فوجی حکام کو غلط کار لوگوں کے خلاف محدود حد تک طاقت کے استعمال کا اختیار دیتا ہے۔ کیا ایسی صورت حالات کبھی پاکستان اور بنگلہ دیش میں پیدا ہوئی تھی؟ اگر نہیں تو فوجی ڈکٹیٹر شپ کی بنیاد "مارشل لاء" کی اس کی تسلیم شدہ قانونی اصطلاح پر نہیں رکھی جا سکتی۔ غلط طریقوں سے حاصل کی ہوئی طاقت اور اس کا استعمال جو فوجی طاقت پر مبنی ہو تو تہذیب یافتہ بین الاقوامی قانون میں آمرانہ اور غیر قانونی قرار دیا جانا چاہیئے۔

کیا پاکستان اور اسلام آباد میں شرعی عدالتوں کو اس بات کا اختیار دیا جائے گا کہ وہ ایسی جرأت کریں کہ غیر آئینی طریقوں سے حاصل کی ہوئی فوجی طاقت کو دوام بخشنے کی منافقانہ اور بد دیانت کوششوں کو غیر آئینی قرار دے سکیں۔ ظاہر ہے کہ ایسا نہیں ہو سکتا۔ ان عدالتوں پر فوجی ڈکٹیٹر اس لئے مہربان ہیں کہ یہ عام عدالتوں کی نسبت ان کی ہاں میں ہاں ملا کر ان کی مرضی کے تابع رہیں گے۔

(ترجمہ از اخبار ٹائمز آف انڈیا دہلی مورخہ ۲۸ جون ۱۹۸۸ء صفحہ ۸ کالم ۷ و ۸)

ترجمہ از مکرم و محترم عبد السلام صاحب ٹاک صدر جماعت احمدیہ سری نگر۔ کشمیر

---

## ایک عبرتناک تاریخی انتباہ (بقیہ صفحہ)

یہ سابقہ حکمرانوں کی تاریخ اس بات پر شاہد ہے۔

چنانچہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے:۔

"أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ" (یوسف)

کہ کیا لوگ زمین میں پھر کر نہیں دیکھتے کہ سابقہ ظالم حکمرانوں کی تاریخ کہ مرقوم ہے کیوں نہیں کہ سکتے تا دیکھتے کہ جو لوگ ان سے پہلے گزرے اور ظالم تھے ان کا انجام کیا ہوا تھا۔

نیز فرمایا:۔

لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ (یوسف)

یقیناً ان لوگوں کے قصوں اور واقعات میں اور تاریخی شواہد میں عقلمندوں کے لئے ایک عبرتناک سبق موجود ہے!!

پس۔ فاعتبروا یا اولی الابصار ٭

---

درخواست دعا:۔ مکرم ماسٹر مشرف علی صاحب مجاہد انصار اللہ کلکتہ اپنی بڑی بیٹی سے بلغ مقصود ہے ادا کرتے ہوئے اہل و عیال کی صحت و سلامتی نیز دینی و دنیوی ترقیات کے لئے قارئین سے درخواست دعا کرتے ہیں۔ (ادارہ)

# کلکتہ میں افطار پارٹی اور پریس کانفرنس

زیر اہتمام مجلس خدام الاحمدیہ کلکتہ مورخہ ۱۵ر مئی بروز اتوار مسجد احمدیہ کلکتہ میں افطاری پارٹی کے ساتھ ایک پریس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ ایک ہفتہ قبل دو صد دعوتی کارڈ چھپوا کر کلکتہ کے بعض معززین اخبارات کے ایڈیٹران اور ریڈیو اور ٹی وی کے نیوز رپورٹروں کو اس موقعہ پر مدعو کیا گیا۔ نیز ایک پریس ریلیز جاری کی گئی۔ جس میں پاکستان میں احمدیوں پر پچھلے چار سال سے جاری ظلم و ستم کو بیان کیا گیا تھا۔ اور اعداد و شمار کی صورت میں کلمہ طیبہ مٹانے۔ احمدیہ مساجد کے انہدام اور کلمہ کے بیج لگانے کے جرم میں احمدیوں پر عائد کردہ مقدمات، اور قید کرنے وغیرہ کے بارہ میں تفصیلات درج کی گئی تھیں۔ نیز مختصر جماعت کا تعارف بیان کیا گیا تھا۔

پروگرام کے مطابق قرآن مجید کے درس کے بعد سوا پانچ بجے پریس کانفرنس منعقد ہوئی۔ سب سے پہلے پریس ریلیز پڑھ کر سنائی گئی جو مکرم انچارج صاحب مبلغ کی طرف سے جاری کی گئی تھی۔ بعدہ مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر انچارج مبلغ کلکتہ۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے سیکرٹری تبلیغ کلکتہ اور مکرم سید محمود احمد صاحب و مکرم ظفر احمد صاحب نیو انڈیا نے اخباری نمائندوں اور ریڈیو کے رپورٹروں کے سوالات کا جواب دیا۔ یہ امر بھی قابل ذکر ہے کہ اس افطار پارٹی اور پریس کانفرنس کے انعقاد کی خبر قبل از وقت مقامی ریڈیو نے اپنی خبروں میں نشر کر دی تھی۔ جس میں بتایا گیا تھا کہ احمدیہ جماعت اس پریس کانفرنس کے ذریعہ UNO اور تمام امن پسند انسانوں سے اپیل کرتی ہے کہ وہ جماعت احمدیہ کے خلاف ہو رہے پاکستان میں ظلم کے خلاف احتجاج کریں۔

چنانچہ پریس کانفرنس میں برہمو سماج کے جنرل سیکرٹری نے خود جماعت احمدیہ کے حق میں بعض اخباری نمائندوں کا جواب دیا اور بڑے جوش سے پاکستان میں جماعت احمدیہ کے خلاف ہو رہے مظالم کے خلاف احتجاج کیا اور آخر میں ٹی۔ وی اسٹیشن کے لیے ڈاکومنٹری فلم تیار کرنے والی ایک پرائیویٹ کمپنی نے ٹی۔ وی کے لئے پریس کانفرنس کی فلم تیار کی۔ اس موقعہ پر تمام اخبار و ریڈیو کے نمائندگان کو جماعت کا لٹریچر دیا گیا ایک بک اسٹال بھی لگایا گیا تھا جہاں سے آنے والے مسلم و غیر مسلم مہمانوں نے لٹریچر حاصل کیا۔ اور مغرب کی اذان کے ساتھ ہی افطار پارٹی میں سبھی نے شرکت کی۔ مسجد احمدیہ کھچا کھچ بھری ہوئی تھی اور بہت ہی ایمان افروز منظر تھا۔

دوسرے روز اسٹیٹسمین اور اس سے اگلے دن دینک آکرشن نے اس پریس کانفرنس کی تفصیلی رپورٹ شائع کی۔

افطار پارٹی اور پریس کانفرنس کے انعقاد کے سلسلہ میں مکرم عبد الحمید صاحب کیپٹن قائد علاقائی۔ مکرم ماسٹر مشرق علی صاحب ایم اے ناظم علاقائی نے خصوصاً اور دیگر خدام نے دن رات بڑی محنت اور جانفشانی سے کام کر کے اس کو کامیاب بنایا! جزاہم اللہ خیراً۔

نوٹ:۔ اسی صفحہ پر روزنامہ دینک آکرشن بنگلہ اخبار کا پریس کانفرنس کے متعلق تبصرہ بھی ملاحظہ فرمایئے۔

(ایڈیٹر)

---

تعجب خیز ہے کہ اس افطار پارٹی جس میں پریس کانفرنس بھی رکھی گئی تھی مسلمانوں کی طرف سے شائع ہونے والے اردو۔ عربی۔ اور بنگلہ اخبارات میں سے کسی ایک کا نمائندہ نظر نہیں آیا جس سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ عام مسلمان احمدیوں کو اچھوت سمجھتے ہیں۔ جبکہ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

---

روزنامہ بنگلہ اخبار "دینک آکرشن" مورخہ ۱۷ر مئی ۱۹۸۸ء

# کیا احمدی مسلمان

## عام مسلم سماج میں ہمیشہ اچھوت حالت میں ہی رہیں گے

ترجمہ از مکرم مولوی سلطان احمد صاحب ظفر مبلغ انچارج ۔ کلکتہ

اسٹاف رپورٹر ASIAN HERALD - ASIAN TIMES 25-3-88 NEW LIFE 8-4-1988. 8-4-88 INDIAN WEEKLY LONDON - 15/21 - 3 - 1988

ان کے علاوہ اور بہت سے اخبارات کے ذریعہ یہ پتہ لگتا ہے کہ پاکستان و بنگلہ دیش میں احمدی مسلمانوں پر وہاں کی حکومت اور افسران کے ذریعہ بے حد ظلم ڈھایا جا رہا ہے۔

ان سب اخبارات سے یہ بھی انکشاف ہوا ہے کہ اپریل ۱۹۸۴ء سے اپریل ۱۹۸۸ء تک پاکستان میں احمدیہ فرقہ کی چار مساجد کو گرا دیا گیا۔ تیس مساجد کو نقصان پہنچایا گیا۔ سات مساجد کو حکومت کی طرف سے سیل کر دیا گیا۔ ۶۴ مساجد سے کلمہ طیبہ کے الفاظ مٹا دیئے گئے۔ ۱۹ احمدیوں کو ہلاک کر دیا گیا۔ ۱۹۸۲ احمدیوں کو کلمہ طیبہ کا بیج یا اسٹیکر لگانے اور کلمہ طیبہ لکھنے کے جرم میں مقدمات میں ملوث کیا گیا۔ ۱۱۶ احمدیوں کو شہید کیا گیا اور ۱۱ احمدیوں کی نعش کو قبروں سے نکالکر باہر پھینک دیا گیا ہے۔

اخبارات سے اس بات کا بھی پتہ چلتا ہے کہ جن اسلامی عبادات کا بجالانا ہر مسلمان کے لئے فرض ہے۔ احمدی اس پر عمل نہیں کر سکتا۔ مثلاً نماز نہیں پڑھ سکتا۔ روزہ نہیں رکھ سکتا۔ قرآن و احادیث کا پاٹھ بھی نہیں کر سکتا۔ اور اسلامی اصطلاحات بھی استعمال نہیں کر سکتا۔ اگر کوئی احمدی مسلمان ایسا کرے تو حکومت پاکستان کے نزدیک وہ سزا پانے کا مستحق ہوگا۔ اسی طرح کوئی احمدی اپنے آپ کو مسلمان بھی نہیں کہہ سکتا علاوہ ازیں یہ بھی پتہ چلا ہے کہ حکومت پاکستان عنقریب ایک حکم جاری کرنے والی ہے جس کے تحت احمدی مسلمانوں کی مساجد کے محراب منبر اور منار گرا دیئے جائیں گے۔ اور انہیں نماز با جماعت اور جمعہ کی ادائیگی سے روک دیا جائے گا۔ اور لاوڈ سپیکر کے ذریعہ نماز وغیرہ روک دی جائے گی۔

اس قسم کا ظلم صرف پاکستان کے احمدیوں کے ساتھ ہی نہیں کیا جا رہا بلکہ بنگلہ دیش میں جنرل ارشاد کے دور حکومت میں بھی ۱۹۸۶ء میں احمدیوں پر ظلم کرنا شروع کر دیا گیا ہے۔ چنانچہ ۴ احمدیہ مساجد کو حکومت نے اپنی تحویل میں لے لیا ہے اور کئی ہزار احمدیوں کو ان کے گھروں سے بے دخل کر دیا گیا ہے

مورخہ ۱۵ر مئی اتوار کے روز احمدیہ مسلم مشن میں ایک افطار پارٹی کے موقعہ پر مغربی بنگال کے مشنری انچارج مولانا سلطان احمد صاحب ظفر سید محمود احمد اور سیکرٹری مسٹر مشرق علی نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ ان اخبارات میں جس قدر ذکر کیا گیا ہے اس سے کئی گنا زیادہ پاکستان اور بنگلہ دیش میں احمدیوں پر ظلم ڈھایا جا رہا ہے چنانچہ اس پریس کانفرنس کے ذریعہ جماعت احمدیہ نے اپنی طرف سے پاکستان بنگلہ دیش کے علاوہ UNO سے زور دار اپیل کی کہ احمدیوں کو انسانی حقوق سے محروم نہ کیا جائے۔

اسی طرح احمدیہ مسلم مشن کلکتہ نے انسانیت سے محبت کرنے والے اور امن پسند عالمی برادری سے بھی پُر زور اپیل کی کہ وہ بھی پاکستان بنگلہ دیش کے حکام کی انسانیت سوز کارروائی کی مذمت کریں۔ یہ امر بڑا تعجب

ص ۳

(قسط سوم (آخری))

# تقویٰ اللہ، حقیقی تقویٰ اور اس کے فوائد اور عائلی، مالی و تربیتی امور

تقریر مکرم مولوی عبد الحق صاحب فضل نائب ہیڈ ماسٹر مدرسہ احمدیہ۔ بر موقعہ جلسہ سالانہ قادیان ۱۹۸۷ء

## حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا فرقان

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْٓا اِنْ تَتَّقُوا اللّٰہَ یَجْعَلْ لَّکُمْ فُرْقَانًا۔ یعنی اے مومنو! اگر تم اللہ تعالیٰ کا تقویٰ اختیار کرو گے تو وہ تمہارے لئے حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا نشان قائم کر دے گا۔

۱۹۷۴ء میں بھٹو حکومت اور ان کے علمائے سُوء کی طرف سے جماعت احمدیہ کی سخت مخالفت شروع ہو گئی۔ بڑے مظالم ڈھائے گئے اور جماعت احمدیہ کو غیر مسلم قرار دے دیا گیا۔ مسٹر بھٹو بار بار اپنی تقریروں میں کہا کرتے تھے کہ "میں نے احمدیوں کا نوے سالہ مسئلہ حل کر دیا ہے۔" اس موقعہ پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ نے ربوہ کی سرحد پر جلی حروف میں لکھا ہوا ایک بورڈ لگایا تھا کہ

"خدا تعالیٰ کی فوجیں ہماری مدد کے لئے آرہی ہیں۔ خدا تعالیٰ کی نصرت قریب ہے۔"

ابھی تین سال نہیں گزرے تھے کہ قادر کے کاروبار نمودار ہو گئے۔ کافر جو کہتے تھے وہ گرفتار ہو گئے۔ جتنے تھے سب کے سب ہی گرفتار ہو گئے۔

وہ جماعت احمدیہ کا نوے سالہ مسئلہ حل کرنے کا ابھی نعرہ ہی لگا رہے تھے۔ کہ ان کی اپنی حکومت نوے منٹ میں ختم ہو گئی۔ نوے سے ہی الزام اس پر لگائے گئے۔ نوے ہی لیڈر اس کے پکڑے گئے اور عجیب بات ہے کہ نوے دن میں الیکشن کرانے کا جھوٹا وعدہ کر کے ایک فوجی جنرل نے ان کی حکومت کا تختہ الٹ دیا۔ اور ۱۹۷۹ء میں جب واقعی جماعت کی تاسیس پر نوے سال گزر رہے تھے "ان کا اپنا فیصلہ ہو چکا تھا" وہ خود پھانسی کے تختہ پر لٹک رہا تھا۔ ؎

پہنچے ہیں وہی آخر اک دن ظلم پہ جو مستم کی کمائیاں
انجام یہی ہوتا آیا فرعونوں کا ہامانوں کا

اور یہ نشان تقویٰ کی بنیاد پر حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا فرقان قرار پایا۔

اب غاصب پاکستان ضیاء الحق نے جماعت احمدیہ سے ٹکر لے رکھی ہے۔ لیکن اسے یاد رکھنا چاہیئے کہ جماعت احمدیہ متقین کی جماعت ہے ابھی تو حال ہی میں ان کی جمہوریت کے ڈھونگ کی، ماہرین قانون کے بین الاقوامی کمشن نے دھجیاں بکھیر کر رکھ دی ہیں اور ان کی انسانیت سوز کارروائیوں کی عالمی سطح پر مذمت کی ہے۔ ؎

آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اعلان فرمایا ہے کہ

"میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر گواہی دیتا ہوں کہ اگر یہ جماعت متقی نہیں تو دنیا میں پھر کوئی متقی نہیں۔"

(مسکن ۷، ۳۰ اپریل ۱۹۸۷ء)

پس قرآن کریم کی اس آیت کے مطابق ضیاء الحق کا وجود بھی حق و باطل میں فیصلہ کرنے والا نشان بن کر رہے گا۔ دنیا کی کوئی طاقت اس میں روک نہیں بن سکتی۔ ؎

اگر تیرا بھی کچھ دیں ہے بدل دے جو میں کہتا ہوں
کہ عزت مجھ کو اور تجھ پر ملامت آنے والی ہے

## درویشان قادیان اور مقام التقویٰ

قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے "اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ" کہ متقی یقیناً ایک امن والے مقام میں ہوں گے۔

درویشان قادیان جو دار الامان میں رہتے ہیں، ان کو یہ مقام اس لئے حاصل ہوا کہ انہوں نے شعائر اللہ کی عزت و عظمت قائم رکھنے کے لئے جان کی بازی لگا کر اپنے قلبی تقویٰ کا ثبوت دیا۔ آج سے چالیس سال قبل ۱۹۴۷ء میں قادیان کے اردگرد نور سے پہنچا ہوں جب قتل و غارت کا بازار گرم تھا اور قادیان اور اس کے مقامات مقدسہ شعائر اللہ چاروں طرف سے خطرناک طور پر گھر چکے تھے۔ بچاؤ کی کوئی صورت دکھائی نہیں دے رہی تھی۔ جماعت احمدیہ کا بچہ بچہ بے چین تھا کہ سب کچھ قربان کر کے شعائر اللہ کی عزت و حرمت کو قائم رکھا جائے۔ اس وقت حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے تین سو تیرہ درویشان کو موقع دیا کہ وہ اپنی جان کی بازی لگا کر شعائر اللہ کی عزت و حرمت کو قائم رکھنے کی کوشش کریں۔ اور درویشان قادیان نے اپنی سعادت مندی یقین کرتے ہوئے بصد شوق اپنی قربانی کو پیش کر دیا۔ ؎

بے خطر کود پڑا آتش نمرود میں عشق
عقل ہے محو تماشائے سر بام کھڑی

اس وقت یہ حالت تھی کہ اگر رات ہوتی تو نہیں کہہ سکتے تھے کہ صبح تک زندہ رہیں گے یا نہیں اور اگر دن ہوتا تو نہیں کہہ سکتے تھے کہ شام تک زندہ رہیں گے یا موت کی آغوش میں ہوں گے۔ اور یہ سب کچھ اس لئے کیا گیا کہ شعائر اللہ کی عزت و حرمت قائم رہے کوئی دنیوی مفاد پیش نظر نہ تھا قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے وَمَنْ يُّعَظِّمْ شَعَآئِرَ اللّٰهِ فَاِنَّهَا مِنْ تَقْوَى الْقُلُوْبِ کہ جو شخص شعائر اللہ کی عزت و عظمت کرتا ہے اس کا یہ فعل دلوں کے تقویٰ سے تعلق رکھتا ہے پس جماعت کی نمائندگی اختیار کرتے ہوئے درویشان قادیان نے قلبی تقویٰ کا مظاہرہ کیا۔ اس لئے اللہ تعالیٰ نے اپنے وعدہ کے مطابق انہیں مقام امن عطا فرمایا۔

"اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ"۔ قادیان کی مسجد مبارک کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ مَنْ دَخَلَهٗ كَانَ اٰمِنًا۔ کہ جو اس میں داخل ہوگا۔ امن میں آجائے گا۔ اس لئے یہ مقام امن ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ایک درجن سے بھی زیادہ مرتبہ یہ الہام نازل ہوا کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ کہ جس قدر بھی لوگ اس گھر میں رہتے ہیں میں ان کی حفاظت کروں گا۔ طاعون کا عذاب آیا تو خدا تعالیٰ نے الدار میں رہنے والوں کی خصوصی حفاظت فرمائی۔ خلافت راشدہ کے خلاف فتنہ اٹھا تو الدار میں رہنے والوں کی خدا تعالیٰ نے حفاظت کی۔ ۱۹۳۴ء میں احرار نے بڑا خطرناک حملہ کیا تو خدا تعالیٰ نے حفاظت کی۔ ۱۹۴۷ء میں انسانی خون سے ہولی کھیلی گئی تو خدا تعالیٰ نے الدار میں رہنے والوں کی خصوصی حفاظت فرمائی۔ ۱۹۶۵ء میں ہندوستان اور پاکستان کی جنگ کے دوران قریب تھا کہ درویشان قادیان کو الدار سے نکال کر کسی کیمپ میں داخل کر دیا جاتا مگر خدائے ذوالجلال کا فیصلہ غالب آیا کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ ۱۹۷۱ء میں اور بھی خوفناک حالات پیدا ہو گئے تھے ڈیفنس منسٹری کے احکام بھی جاری ہو گئے تھے کہ احمدیوں سے یہ مقامات خالی کروا لئے جائیں۔ مگر آسمانی فیصلہ غالب آیا کہ اِنِّیْ اُحَافِظُ کُلَّ مَنْ فِی الدَّارِ۔ یہ سب کچھ اس لئے ہوا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمایا تھا۔ کہ

"خدا تعالیٰ بہرحال جب تک کہ طاعون دنیا میں رہے گو ستر برس تک رہے قادیان کو اس کی خوفناک تباہی سے محفوظ رکھے گا۔ کیونکہ یہ اس کے رسول کی تخت گاہ ہے اور تمام امتوں کے لئے نشان ہے۔"

(دافع البلاء مطبوعہ ۱۹۰۲ء)

اس تحریر میں ستر کا عدد قابل غور ہے۔ دافع البلاء ۱۹۰۲ء میں لکھی گئی۔ چنانچہ اس پیشگوئی پر جب ۱۹۷۲ء میں ٹھیک ستر سال گزر رہے تھے۔ اس وقت گورنمنٹ آف انڈیا نے ایک فیصلہ کیا کہ قادیان ایک مذہبی مقام ہے آئندہ کیسے بھی حالات پیش آئیں قادیان کے احمدیوں کو مقامات مقدسہ سے نہیں نکالا جائے گا۔

پس قرآن کریم کی آیت اِنَّ الْمُتَّقِیْنَ فِیْ مَقَامٍ اَمِیْنٍ

کے مطابق درویشانِ قادیان نے شعائر اللہ کی عزت و حرمت کے لئے قربانی دیکر اس مقام امن کو پایا ہے۔ آج جو کچھ بھی پنجاب کے طول و عرض میں ہو رہا ہے وہ کسی سے پوشیدہ نہیں ہے۔ ان دردناک حالات میں بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ الہام بڑی شان سے پورا ہو رہا ہے کہ

امن است در مکانِ محبت سرائے ما

کہ ہمارا مکان جو ہماری محبت سرا ہے۔ اس میں امن ہی امن ہے۔

پس اے درویشانِ قادیان!
تمہیں مبارک ہو کہ سے
فرشتے ناز کرتے ہیں جس کی پہرہ داری پر
تم اس زمیں کرامت نشاں میں رہتے ہو

بہر حال تقوی اللہ کا مضمون بہت وسیع ہے۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اور ہماری اولادوں اور نسلوں کو تقوی اللہ کے اعلیٰ مراتب کو حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمادے

تقویٰ کا مقام اتنی بڑی اہمیت رکھتا ہے کہ ایک مرتبہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک مصرعہ رقم فرمایا کہ

ہر اک نیکی کی جڑ یہ اتقا ہے

اس پر دوسرا مصرعہ حضور کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے الہام ہوا کہ

اگر یہ جڑ رہی سب کچھ رہا ہے

وآخر دعوانا ان الحمد للّٰہ رب العالمین

## مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کی نئی عمارت

# ایوانِ خدمت کا افتتاح

اللہ تعالیٰ کا فضل اور احسان ہے اور سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی نظرِ شفقت اور دعاؤں کا ثمرہ ہے کہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان کو اپنی عمارت "ایوانِ خدمت" کو مکمل کرنے کے بعد اس کے رسمی افتتاح کی توفیق ملی۔

یہ افتتاح مورخہ ۱۰ رجون ۱۹۸۸ء کو بروز جمعہ بعد نماز عصر ٹھیک چھ بجے محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظرِ اعلیٰ و امیر مقامی کے ذریعہ عمل میں آیا۔ اس موقعہ پر سابق صدر صاحبان بھی بحیثیت مہمانِ خصوصی شامل تھے۔

افتتاح کا پروگرام مکرم قاری نواب احمد صاحب کی تلاوت قرآن کریم اور مکرم منیر احمد صاحب تسنیم کی نظم سے شروع ہوا۔ اس کے بعد مکرم مولوی منیر احمد صاحب خادم صدر مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے خدام الاحمدیہ کا عہد دہرایا۔ خاکسار جاوید اقبال اختر نے ایوانِ خدمت کی تعمیر کے متعلق ایک تعارفی نوٹ پڑھ کر سنایا۔ بعد ازاں محترم صدر اجلاس نے افتتاحی خطاب فرمایا۔

آپ نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کرتے ہوئے اپنی تقریر کا آغاز فرمایا۔ نیز فرمایا کہ آج جبکہ ہم اس عمارت کا افتتاح کر رہے ہیں۔ یہ عمارت آج کی ضرورت کے لئے بھی تنگ نظر آرہی ہے۔ محترم صاحبزادہ صاحب نے اپنی تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا کہ خدا کرے خدامِ احمدیت کو اس عمارت میں بیٹھ کر اسلام و احمدیت کی خدمت کی توفیق ملے اور ہم سب کی خدمات کو اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آپ نے فرمایا کہ ہم سب کو چاہیئے کہ ہم سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تمام تحریکات پر دل و جان سے عمل پیرا ہوں۔ دعا کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔

اجلاس کے اختتام پر جملہ حاضرین کی خدمت میں شیرینی پیش کی گئی اور ٹھنڈے مشروب سے تواضع کی گئی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس عمارت کو اسلام و احمدیت کے عظیم الشان اور عالمگیر غلبہ کے لئے ایک سنگِ میل کی حیثیت سے قبول فرمادے اور ہم سب کو رضائے الٰہی کے تحت مقبول خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا ہو۔ آمین۔

خاکسار: جاوید اقبال اختر
معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ قادیان

# عید مبارک باد!

ہر طرف ماحول میں ہیں عید کی تیاریاں ؛ دل کی دنیا کی حسیں یادوں میں شب بیداریاں
شوق کے ملبوس کی باذوق سوزن کاریاں ؛ پیار کے سنسار میں دل جوئیاں، دلداریاں
لذتِ کام و دہن، شیرینیاں، ترکاریاں ؛ اور تحائف کے بھرے صندوق اور الماریاں
کوچہ و بازار کی سج دھج، یہ مینا کاریاں ؛ پھر در و دیوار پر رنگ رنگ نئی گلکاریاں
سیر و تفریح کیلئے رشکِ پری اسواریاں ؛ دلہنوں سے بھی سجیلی خوبسر عماریاں
دل کی دنیا کے مکینوں کیلئے رنگیں خطوط ؛ یاسمینی باس کی حامل یہ زریں دھاریاں
کاسمیٹک کی دکانوں پہ یہ رونق نیم شب ؛ تاکہ بر صبحِ عید چہروں سے اتریں چنگاریاں
مسکراہٹ ہے لبوں پر اور چہروں پہ فروغ ؛ ختم کیا ہونے کو ہیں دنیا سے دل آزاریاں!
فلسفہ قربانیوں کا جانتا ہے کون آج ؛ سچ اگر پوچھو تو یہ ساری ہیں ظاہر داریاں
عید کے دن بھی یہ ہنگامے یہ فتنے یہ فساد ؛ حالِ مسلم دیکھ کر چلتی ہیں دل پر آریاں
ڈھونڈتے ہی رہتے ہیں تا کوئی ملے وجہِ فساد ؛ آشکارا ہو گئیں ان کی دیانت داریاں
پھر بھی کہتے ہیں مسیحا کی نہیں حاجت ہمیں ؛ گو دلوں میں ہوں ہزاروں قسم کی بیماریاں
آسمانی نور کی ان کو بھلا حاجت ہے کیا ؛ مولوی کی ان کو کافی ہیں فقط طراریاں
شیوہ ایسی ہی عنایات ہیں مسیح الدارؑ ؛ احمدی کی ہیں مگر کچھ اہم ذمہ داریاں
ہادیٔ اقوامِ عالم مہدیٔ آخر زماں ؛ کر گئے قائم جہاں میں پھر امانت داریاں
مذہبی آزادیوں کا ہو گیا اعلانِ عام ؛ مل گئیں اقوامِ عالم کو بھی خود مختاریاں
جن ممالک میں مذاہب کا تعصب اب بھی ہے ؛ ہے دگرگوں حال ان کا گو ہیں پردہ داریاں
غلبۂ اسلام کی ساعت بہت نزدیک ہے ؛ دیدنی ہیں دل کے اندھوں کی مگر سرشاریاں
ہاں تو منہاجِ نبوت پر خلافت کا نظام ؛ ہو گیا قائم ملیں اسلام کو سرداریاں
عید کا دن ہے عبادت اور قربانی کا دن ؛ ممتنع ہیں لغو باتیں اور سب بیکاریاں
حکم ہے تکبیر کہنے کا بلند آواز سے ؛ تا تکبر کی دلوں سے دور ہوں شرباریاں
پُر سکوں ماحول میں اللہ کا ذکرِ جمیل ؛ خدمتِ خلق ہو دن بھر، شب کو آہ و زاریاں
روحِ قربانی میں ہی پوشیدہ ہے رازِ حیات ؛ جوہرِ صدق و صفا بے لوث تابعداریاں
پُر خطا ہیں یا الٰہی اور پُر عصیاں ہیں ؛ مغفرت تیری ہو ہر دم ہوں تری ستاریاں
اے رفیقانِ سفر، پیارے شفیقانِ عصر! ؛ صد مبارک عیدِ قرباں اور خوش کرداریاں
اے اسیرانِ راہِ مولیٰ! مبارک عید ہو! ؛ رنگ لانے کو ہیں یہ قربانیاں صبّاریاں

اُمتِ خیر الرسلؐ پر رحم فرما اے خدا!
دور ہوں مسلم سے ساری ذلتیں اور خواریاں

محتاجِ دعا —— خاکسار: عبد الرحیم راٹھور

# محترم مہاشہ محمد عمر صاحب مرحوم کے سوانح حیات کی ایک جھلک

از قلم محترمہ ثریا غازی صاحبہ لندن

میرے والد محترم مہاشہ محمد عمر صاحب کا پیدائشی نام لوگندر پال تھا۔ آپ کے والد کا نام دھنی رام اور دادا کا نام جگت رام تھا۔ آپ دردھو جیک۔ تحصیل شکر گڑھ ضلع سیالکوٹ کے دور افتادہ گاؤں میں ۱۹۰۷ء میں پیدا ہوئے۔ آپ کا گاؤں ریاست جموں سے پانچ میل کے فاصلہ پر بسنتر ندی کے کنارے آباد تھا۔ آپ کا خاندان کٹر ہندو برہمن تھا۔ جہاں چھوت چھات سختی سے کی جاتی تھی۔ آپ اپنے والدین کی سب سے چھوٹی اولاد تھے آپ سے بڑی ایک بہن تھیں اور بہن سے بڑے دو بھائی تھے جن میں سے ایک کا نام شمبھوناتھ تھا آپ کا خاندان کئی نسلوں سے جوتشی تھا جس کی وجہ سے اردگرد کے علاقوں میں کافی مشہور تھا آپ کے والد بھی جوتشی تھے ابا جان ابھی چھوٹے ہی تھے کہ ان کے والد صاحب کی وفات ہو گئی۔ آپ کے گاؤں میں مسلمان بھی بستے تھے لیکن ہندوؤں کا زور تھا۔ اور مسلمان مقابلۃً چھوٹی ذاتوں سے تعلق رکھتے تھے حضرت ابا جان نے ۸ سال تک گاؤں کے سکول میں تعلیم پائی اور آپ کی دوستی شروع سے ہی مسلمان بچوں سے زیادہ تھی۔ آپ ان کے گھر بھی چلے جاتے تھے جو آپ کی والدہ کو پسند نہیں تھا۔ اور مسلمان لڑکوں سے کھیلنے کے بعد آپ کی والدہ آپ کو آٹے کا چھان مل کر نہلایا کرتی تھیں۔ تاکہ آپ پاک صاف اور شدھ ہو جائیں۔ ابا جان فرمایا کرتے تھے کہ یہ عمل ان کے لئے بہت تکلیف دہ ہوتا تھا۔ اور والدہ کے کہنے پر توبہ کرتے لیکن پھر مسلمان لوگوں کے گھروں میں چلے جاتے۔ حضرت ابا جان کے سکول میں ایک احمدی اُستاد تھے جو بچوں کو پڑھانے کے ساتھ ساتھ بچوں کو اسلام اور احمدیت کی تبلیغ بھی کیا کرتے تھے ابا جان فرمایا کرتے تھے کہ بہت ہی چھوٹی عمر میں اس احمدی اُستاد کی تبلیغ کی وجہ سے ان کے دل میں ہندو مت سے طبعاً نفرت پیدا ہوتی چلی گئی۔ یہاں تک کہ جب آپ کی والدہ آپ کو لے کر مندر جاتیں اور بتوں کے منہ میں حلوا اور مٹھائی وغیرہ ڈالتیں تو ابا جان اپنی والدہ سے پوچھتے کہ یہ کیسے خدا ہیں جو کھا بھی نہیں سکتے؟ ابا جان کے دونوں بڑے بھائی کاروبار کرتے تھے لیکن ان کے متعلق والدین اور بھائیوں نے فیصلہ کیا کہ آپ کو سنسکرت اور ہندو مت کی اعلیٰ تعلیم حاصل کرنے کے لئے کانگڑہ کے مشہور مذہبی گوروکل سکول میں بھجوایا جائے تاکہ آپ اپنے آبائی پیشہ کے مطابق پنڈت بن سکیں۔ لہٰذا ۸ سال کی عمر میں آپ کو کانگڑہ بھجوا دیا گیا۔ جہاں آپ نے ۹ سال تعلیم پائی۔ ابا جان کے اسلام لانے کا واقعہ کئی جگہ پر لکھا ہے لہٰذا اسے یہاں تحریر نہیں کرتی صرف اتنا عرض کرتی ہوں کہ ابھی ابا جان کانگڑہ میں پڑھ ہی رہے تھے اور اس وقت ان کی عمر ۱۴ سال کی تھی آپ ایک ماسٹر اور چند لڑکوں کے ساتھ قادیان گئے۔ اور ایک ہفتہ قادیان ٹھہرے اور حضرت مصلح موعودؓ نے ان کے اُستاد کے سامنے وہ تجویز رکھی جو بالآخر ہندو خاندان کے اس سپوت کو اسلام کی گود میں ڈالنے کا موجب بنی۔ وہ تجویز یہ تھی کہ آپ اپنے چند لڑکے ایک سال کے لئے ہمارے پاس قادیان میں چھوڑ دیں۔ اور ہمارے اُتنے ہی لڑکے آپ اپنے ساتھ لے جائیں آپ ان کو سنسکرت پڑھائیں اور اگر وہ اس دوران ہندو مذہب کو سچا سمجھ کر ہندو ہونا چاہیں تو ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہوگا۔ اسی طرح ہم آپ کے لڑکوں کو عربی پڑھائیں گے۔ اور اگر وہ سال کے دوران مسلمان ہونا چاہیں بھی تو ہم ان کو مسلمان نہیں کریں گے۔ اور اس دوران دونوں طرف کا خرچ حضرت مصلح موعودؓ برداشت کریں گے۔ بہرحال اس وقت تو یہ بات مذاق میں ختم ہو گئی لیکن ابا جان جن کے دل میں اس احمدی اُستاد کی وجہ سے ہندو مت سے نفرت کا ایک چھوٹا سا بیج پرورش پا رہا تھا۔ یہ سوچنے پر مجبور ہو گئے کہ آخر کیوں حضرت مصلح موعودؓ اس یقین اور وثوق سے اپنے لڑکے ہمارے ساتھ بھیجنے کو تیار ہو گئے ہیں اور ہمارے ماسٹر کے دل میں اپنے مذہب کے متعلق ایسا یقین کیوں نہیں؟ بہرحال واپس آنے کے بعد آپ نے اپنے ساتھ ایک اور لڑکے کو ملایا اور نہایت جرأت سے کام لیتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ کو خط لکھ کر انکی اس پیشکش کو یاد دلاتے ہوئے عرض کیا کہ اگر آپ کی وہ پیشکش ہنوز قائم ہے تو ہم دو لڑکے انہیں شرائط پر قادیان میں آکر پڑھنے کو تیار ہیں جب حضرت مصلح موعودؓ کا جواب ہاں میں آگیا تو دوسرا لڑکا جو آپ کے ساتھ تیار ہوا تھا انکار کر گیا۔ لیکن آپ نے کمال ہمت سے کام لیا اور اکیلے ہی قادیان تشریف لے آئے۔ مکرم عزیز دین صاحب مرحوم نے مجھے بتایا کہ مہاشہ صاحب کے لئے حضور اقدس نے اُن کا چوبارہ کرایہ پر لیا اور ایک ہندو نوکر اُن کی خدمت کے لئے رکھا۔ ابا جان کی عمر اس وقت ۱۴ سال تھی اور عزیز دین صاحب کی عمر ۹ سال کی تھی اور وہ اکثر ابا جان کے پاس جاکر بیٹھا کرتے تھے۔ حضرت ابا جان نے نہایت ذوق و شوق سے عربی پڑھنی شروع کی مجھے بچپن میں جب کبھی بھی حضرت اماں جانؓ حرم حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ سے ملنے کا موقع ملا وہ فرمایا کرتی تھیں کہ تمہارے باپ ہماری بیٹھک میں الف۔ ب پڑھا کرتے تھے۔ بالآخر ۶ ماہ کے بعد ابا جان نے بٹالہ جاکر ایک نائی سے اپنی بودی کٹوا کر مسلمان ہونے کا اعلان کر دیا۔ مسلمان ہونے کے بعد آپ اپنے گاؤں گئے۔ والدہ اور بھائیوں کو بتانے کے لئے کہ انہوں نے اسلام قبول کر لیا ہے آپ کے بڑے بھائیوں نے آپ کی بہت مار پیٹ کی ابا جان فرمایا کرتے تھے کہ اُن کے بھائیوں نے لوہے کی سلاخ سے اُن کو بے دم پیٹا اس وقت آپ کی والدہ بھی آپ کو بچا نہ سکیں۔ جب بھائیوں نے خوب اچھی طرح مار پیٹ کر کے اپنا غصہ نکال لیا تو اُن کا خیال تھا کہ بچہ ہے اس کو سمجھ آجائے گی۔ لیکن ابا جان ان کے باہر جاتے ہی گھر سے نکل کر گاؤں میں ایک مسلمان کے گھر میں جا کر چھپ گئے جہاں آپ تین دن تک رہے اسی دوران آپ کی والدہ اپنی ممتا سے مجبور ہو کر اپنے بڑے بیٹوں سے چوری آپ کو آکر کھانا دے کر جاتی رہیں۔ تین دن کے بعد آپ اپنے گاؤں سے نکل آئے اور اس کے بعد اپنی والدہ کو کبھی نہیں مل سکے۔ حتیٰ کہ کئی سالوں کے بعد والدہ کا انتقال ہو گیا۔ قادیان آنے پر حضرت مصلح موعودؓ نے آپ کا انتظام مولوی عبد المغنی صاحب کے سپرد کر دیا آپ کھانا بھی اُن کے گھر کھاتے تھے اس طرح آپ نے مولوی فاضل کی تیاری شروع کر دی اور زندگی وقف کر دی۔ ایک سال میں دو کلاسیں پاس کرتے گئے اس طرح آپ سنسکرت کے عالم تو تھے ہی یعنی آپ نے "وشارد" سنسکرت کی ڈگری پاس کی ہوئی تھی۔ آپ نے مولوی فاضل بھی پاس کر لیا ابا جان کی بہن کی شادی سیالکوٹ میں ہوئی تھی ایک دفعہ ابا جان سیالکوٹ گئے تو بہن کو ملنے کا دل چاہا آپ بہن کے گھر گئے لیکن بہنوئی نے باہر سے ہی کہہ دیا کہ آپ کی بہن یہاں نہیں ہے وہ اپنے میکے گئی ہوئی ہے جبکہ بہن اندر موجود تھی۔ بہن نے جب یہ سنا کہ میرا بھائی آیا تھا جس کو کہ وہ "میرا پردیسی ویر" کہا کرتی تھی۔ اور اسے ملنے نہیں دیا گیا تو اس نے اس قدر ماتم کیا جس طرح ہندو عورتیں کرتی ہیں کہ دیکھنے سننے والوں کا کلیجہ دہل گیا اور بھائی کا نام لے کر بار بار بیہوش ہو جاتی تھی۔ میرے ابا جان کے خاندان میں بہن کے بڑے بھائی بہن کے سسرال نہیں جاتے تھے صرف چھوٹا بھائی جا سکتا تھا۔ اور وہ بہن رویا کرتی تھی کہ صرف تم ہی تو میرے گھر آسکتے تھے تم ہی پردیسی ہو گئے ہو۔ حتیٰ کہ بھائی کے

(باقی دیکھئے صفحہ ۱۱ کالم نمبر)

## قرآن کریم کے محاسن ــــ بقیہ صفحہ ۲

دخواص کلام الوہیت، دکھلا سکیں جو سورۃ فاتحہ میں سے ہم پیش کریں؟
اس انعامی چیلنج کے انعام پر حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ نے ہزار روپے کا اضافہ بھی فرما دیا تھا مگر کسی کو مقابلہ پر آنے کی جرأت نہ ہوئی ؎

صفِ دشمن کو کیا ہم نے بحجت پامال
سیف کا کام قلم سے ہی دکھایا ہم نے (درثمین)

ایک محقق عیسائی ڈاکٹر ویری تحریر فرماتے ہیں :-
"سورہ فاتحہ کی اس کے حقیقی مقصد کے لحاظ سے کوئی مسیحی تعریف کئے بغیر نہیں رہ سکتا یہ اول سے آخر تک ایک مخلصانہ دعا ہے جس کو مسیحانہ طور پر ادا کیا گیا ہے ہر ایک شخص اس کے جواب میں آمین کہہ سکتا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ صرف آمین نہیں بلکہ اس کا وِرد کر سکتا ہے؟"
(رسالہ سلطان التفاسیر صفحہ ۳۱)

والفضل ما شهدت به الاعداء

**پیشگوئیاں** قرآن کریم کی ایک دائمی فضیلت یہ ہے کہ اس کی پیشگوئیاں ہر زمانہ میں پوری ہو کر زندہ خدا پر زندہ ایمان پیدا کرتی ہیں۔ گویا قرآن مجید وہ درخت ہے جسے ہر زمانہ میں تازہ بتازہ شیریں پھل لگتے ہیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔

اَلَمْ تَرَ کَیْفَ ضَرَبَ اللّٰہُ مَثَلًا کَلِمَۃً طَیِّبَۃً کَشَجَرَۃٍ طَیِّبَۃٍ اَصْلُھَا ثَابِتٌ وَّفَرْعُھَا فِی السَّمَآءِ تُؤْتِیْٓ اُکُلَھَا کُلَّ حِیْنٍۭ بِاِذْنِ رَبِّھَا۔ قرآن کریم کی پیشگوئیاں خود ایک بڑا تفصیلی مضمون ہے۔ معروف پیشگوئیوں کے علاوہ جو تاریخی واقعات بیان کئے گئے ہیں ان میں آئندہ زمانہ کے لئے پیشگوئیاں بھی ہیں۔ چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"قرآن شریف کی ایک معجزانہ خوبی یہ ہے کہ جس قدر اس نے قصے بیان کئے ہیں در حقیقت وہ تمام پیشگوئیاں ہیں جن کی طرف جا بجا اشارہ بھی کیا ہے۔"
(چشمہ معرفت حاشیہ صفحہ ۲۵۴)

**روح القدس** مذکورہ آیت میں یہ بھی بتایا گیا ہے کہ قرآن مجید کی پیروی کرنے والے ہمیشہ روح القدس کی برکات سے نوازے جاتے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرماتے ہیں :-

"روح القدس کی تائید جو مومن کے شامل حال ہوتی ہے وہ فقط خدا تعالیٰ کا انعام ہوتا ہے جو ان کو ملتا ہے۔ جو سچے دل سے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف پر ایمان لاتے ہیں وہ کسی مجاہدہ سے نہیں ملتا محض ایمان سے ملتا ہے۔ اور مفت ملتا ہے۔ صرف یہ شرط ہے کہ ایسا شخص ایمان میں صادق ہو اور قدم میں مستقل اور امتحان کے وقت صابر ہو۔"
(ضمیمہ چشمہ معرفت صفحہ ۵۸)

قرآن کریم کے محاسن و برکات لامتناہی ہیں۔ سر دست اسی پر اکتفا کیا جاتا ہے۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ تمام بنی نوع انسان کو ان محاسن سے مستفید ہونے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ؎

دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
قرآں کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے
(درثمین)

(عبد الحق فضل)

---

**بقیہ صفحہ ۱۰**

لئے رو رو کر اس کی آنکھیں اندھی ہو گئیں۔ میری ... بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ قادیان سے ایک احمدی خاتون سیالکوٹ جانے لگیں تو انہوں نے ان کو ابا جان کی بہن کا پتا کر کہا کہ وہاں جا کر ان کو ہمارا سلام وغیرہ دینا وہ خاتون جب واپس آئیں تو انہوں نے بتایا کہ میں ان کے گھر گئی اور میں نے یہ بتایا کہ میں کہاں سے آئی ہوں اپنے بھائی کا نام سنتے ہی وہ چیخ مار کر بے ہوش ہو گئیں۔ تب ان کی بیٹیوں نے کہا کہ یہ آپ نے کیا کیا ہے ہم تو ان کے سامنے ان کے بھائی کا نام نہیں لیتے کیونکہ اس کا نام سنتے ہی یہ بے ہوش ہو جاتی ہیں۔ یہ سب باتیں ابا جان بھی سنتے تھے لیکن زبان سے کبھی کچھ نہیں کہتے تھے ہمیشہ خاموش ہو جاتے ابا جان اپنی بہن سے پھر کبھی نہیں مل سکے۔ ابا جان کے سب سے بڑے بھائی کا نام چھجو تھا۔ ان کی پانچ بیٹیاں اور ایک بیٹا تھا۔ بیٹے کی بھی آگے اولاد نہیں ہوئی دوسرے بھائی کی منگنی کسی اور جگہ ہوئی تھی جب ابا جان نے اسلام قبول کیا تو لڑکی والوں نے یہ عذر رکھ کر منگنی توڑ دی کہ تمہارا بھائی مسلمان ہو گیا ہے اس کے بعد اس بھائی کی شادی کہیں نہیں ہوئی اور وہ بھائی ساری عمر بغیر شادی کے رہا اور اس طرح نسل صرف میرے ابا جان کے ذریعے ہی آگے چلی۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ابا جان سے بے حد شفقت کا برتاؤ کیا ابا جان کا سارا خرچ حضورؓ خود برداشت کرتے تھے اور کبھی خرچ کی تنگی نہیں ہونے دی۔ ابا جان فرمایا کرتے تھے کہ سیٹھ کے زمانے میں حضرت مصلح موعودؓ نے ابا جان کو پانچ چھ روپے گز والا کپڑا خرید کر بھجوایا۔ بعد میں ابا جان کا انتظام حضرت عبد الرحمن صاحب جٹ کے ساتھ بھی کیا گیا اور آپ نے کچھ عرصہ کے لئے حضرت خلیفۃ المسیح الاولؓ کی بیٹھک میں بھی رہائش کی۔

---

**شادی** :- ابا جان ابھی پڑھ ہی رہے تھے کہ ایک دن میری نانی جان حاکم بی بی صاحبہ اہلیہ حضرت منشی کرم علی صاحبؓ کاتب حضرت مسیح موعود علیہ السلام حضرت مولوی بقاپوری صاحب کے گھر گئیں وہاں مولوی صاحب نے ان کو اپنی بیٹی امیر بیگم کا رشتہ چوہدری محمد عمر کے ساتھ کرنے کی تحریک کی نانی اماں جی فرماتی ہیں کہ میں نے مولوی صاحب سے کہا کہ آپ مجھے لکھ کر دے دیں میں یہ رقعہ منشی صاحبؓ کو دے دوں گی اس پر مولوی صاحب نے رقعہ لکھ دیا نانی اماں جی نے وہ رقعہ حضرت نانا ابا جیؓ کو دے دیا نانا ابا جی نے وہی رقعہ حضرت مصلح موعودؓ کو یہ لکھ کر بھجوا دیا کہ حضور میری جان، مال، اولاد آپ پر قربان۔ آپ خود ہی فیصلہ کر دیں حضرت مصلح موعودؓ نے اسی رقعے پر "مبارک" لکھ کر واپس بھجوا دیا تین دن کے بعد حضرت نانا ابا جیؓ کو حضور کا پیغام ملا کہ آج عصر کی نماز کے بعد نکاح ہو گا۔ بعد میں کسی وجہ سے عصر کی نماز میں نکاح نہ ہوا اور مغرب کی نماز کے بعد نکاح پڑھا گیا ابا جان اور امی جان کے نکاح کے ساتھ امی جان کی ایک سہیلی کا نکاح بھی پڑھا گیا۔ اس نکاح کے موقعہ پر جہاں دوسرے نکاح کے لئے لڑکی کے دستخط شدہ فارم موجود تھا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے میری والدہ صاحبہ سے نکاح کے فارم پر دستخط نہیں کروائے اور امی جان کی طرف سے بھی اور ابا جان کی طرف سے بھی حضور ہی ولی تھے نکاح کے خطبہ میں حضرت مصلح موعودؓ نے فرمایا کہ میں ہمیشہ واقفین زندگی کی بیویوں کا حق مہر ۳۰۰ روپیہ مقرر کرتا ہوں لیکن چونکہ منشی صاحب کی بیٹی کا ولی میں ہوں اس لئے ۵۰۰ روپیہ حق مہر مقرر کرتا ہوں۔ حضرت ابا جان جب ایک سال بعد پڑھائی ختم کر کے مبلغ بن گئے تو پھر ان کی تقریب رخصتانہ عمل میں آئی۔

(مرتبہ ثریا غازی ـ لندن)

---

**دعائے مغفرت** محترمہ حلیمہ بانو صاحبہ منور آباد سے تحریر فرماتی ہیں کہ مورخہ ۱۱ جولائی کو میری ... کی ماموں زاد بہن مبارکہ بیگم صاحبہ وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔ مرحومہ کی عمر ۲۵ سال تھی چار بچے پیچھے چھوڑے ہیں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت الفردوس میں بلند مقام عطا فرمائے اور تمام پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

(ادارہ)

اُذْكُرُوا مَوْتَاكُمْ بِالْخَيْرِ

# جناب ابن حامد صاحب مرحوم و مغفور کا ذکر خیر

از مکرم مولوی محمد عمر صاحب مبلغ انچارج مدراس

جماعت ہائے احمدیہ کیرالہ کے بہت ہی پرانے اور ابتدائی احمدی جناب ابن حامد صاحب جنہوں نے پچھلے پچپن سال سے مسلسل سلسلہ عالیہ احمدیہ کے لئے اپنے آپ کو وقف کیا تھا مورخہ ۱۷ فروری ۸۸ء بروز جمعۃ المبارک اپنے آبائی وطن کینانور میں وفات پا گئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْن۔

آپ کی نمایاں شخصیت اور سلسلہ کی دیرینہ خدمات کی وجہ سے کیرالہ کے طول و عرض سے سینکڑوں کی تعداد میں احباب جماعت جنازہ میں شرکت کی غرض سے کینانور تشریف لائے ہوئے تھے۔

آپ کو نصف صدی سے زائد عرصہ جماعت احمدیہ کینانور کے صدر کی حیثیت سے جماعت کی تعلیم و تربیت اور تبلیغی فرائض احسن رنگ میں بجا لانے کی توفیق ملی۔

آپ کو کیرالہ کے نہایت پرانے مالایالم رسالہ "ستیہ دوتن" کے ایڈیٹر کی حیثیت سے بھی نمایاں اور مقبول خدمات کی توفیق ملی۔ آپ کئی کتابوں کے مصنف اور مترجم تھے۔ "ستیہ دوتن" میں آپ کے مضامین نہایت بلند پایہ کے اور معیاری ہوتے تھے اس طرح آپ کو کیرالہ کے طول و عرض میں احمدیت سے عوام کو متعارف کرانے کی بھی توفیق حاصل ہوئی تھی۔

آپ کی پیدائش ۱۰ راگست ۱۸۹۸ء کو کینانور میں ہوئی تھی آپ کے والد صاحب محترم حضرت عبد القادر کُٹّی صاحب کے ذریعہ ہی جماعت کی بنیاد پڑی تھی اور آپ کیرالہ کے سب سے پہلے احمدی تھے جس کی مختصر تاریخ یہ ہے کہ جناب عبد القادر کُٹّی صاحب کو ان کے ایک دوست محمد ویدی صاحب جو جزیرہ مالدیپ کے باشندے تھے کے ذریعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی معرکۃ الآراء تصنیف "اسلامی اصول کی فلاسفی" کا ایک نسخہ بطور تحفہ موصول ہوا۔ یہ غالباً ۱۸۹۷ یا ۱۸۹۸ء کا زمانہ تھا۔ یہ وہ زمانہ تھا جبکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعویٰ کی وجہ سے دنیا میں ایک تلاطم عظیم پیدا ہوا تھا اور مخالفت کی خطرناک لہریں اٹھ رہی تھیں اور ہزاروں انسان اس میں بہتے چلے جا رہے تھے اس کتاب کے ذریعہ احمدیت کا بیج اس علاقہ میں بویا گیا آپ نے یہاں اپنے قریبی دوست و احباب میں تبلیغ شروع کی اور قادیان سے الحکم اور ریویو آف ریلیجنز منگوانے لگے نیز حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "ازالہ اوہام" بھی قادیان سے منگوائی۔

غرض علاقہ کیرلہ میں سب سے پہلے کینانور میں جماعت احمدیہ کی بنیاد رکھی گئی اس کے بعد ہی پینگاڈی اور کوڈالی میں جماعتیں قائم ہوئیں اب بفضلہ تعالیٰ کیرلہ کے طول و عرض میں ۲۶ کے قریب نہایت پُر جوش اور مستعد جماعتیں تبلیغی سرگرمیوں میں منہمک ہیں۔

ابتداء میں علماء اور مسلمان حکمرانوں کی طرف سے جماعت کو شدید مخالفت کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ تمام احمدی جسمانی اور ذہنی اذیتوں اور ظلم و ستم کا شکار بنے ہوئے تھے۔ اسی ماحول میں جناب ابن حامد صاحب نے اپنے زمانہ طفولیت کو گزارا تھا۔

۱۹۲۵ء میں جناب ایچ حسین صاحب کے فوجی ادارہ جماعت احمدیہ کی طرف سے "ستیہ دوتن" کے نام سے ایک ماہنامہ رسالہ شروع ہوا جناب ایچ حسین صاحب مرحوم جو جناب ابن حامد صاحب کے بہنوئی تھے اپنی آخری عمر میں ان کو قادیان میں درویشانہ زندگی گزارنے کی توفیق ملی قادیان میں ہی آپ کی وفات ہوئی تھی ان کی بیوہ سے جناب چوہدری عبد الحق صاحب مرحوم درویش نے نکاح ثانی کیا تھا مکرم مولوی جلال الدین صاحب نائب ناظر بیت المال خرچ صدر انجمن احمدیہ جناب ایچ حسین صاحب کے بیٹے ہیں۔ ستیہ دوتن رسالہ کے اجراء کے تین سال کے بعد ۱۹۲۸ء سے لے کر ۱۹۵۲ء تک جناب حامد صاحب اس کے ایڈیٹر کی حیثیت سے نہایت احسن رنگ میں خدمات بجا لاتے رہے۔

۱۹۳۱ء میں آپ کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتاب "اسلامی اصول کی فلاسفی" کو مالایالم زبان میں ترجمہ کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ یہ بات خاص طور پر قابل ذکر ہے کہ ۱۹۳۲ء سے کینانور سے تمام کتب آپ ہی کی زیر نگرانی شائع ہوتی رہی ہیں۔

مرحوم جناب حامد صاحب ایک ایسے مقالہ نگار اور مترجم تھے۔ آپ کو مالایالم کے علاوہ انگریزی۔ اردو۔ ہندی اور ایک حد تک سنسکرت زبان میں بھی پورا عبور اور ملکہ حاصل تھا۔ آپ نے انگریز عیسائیوں کے ایک تعلیمی ادارے میں بھی سالہا سال تک ہندی پنڈت کے طور پر ملازمت اختیار کی۔

آپ نے مسجد احمدیہ کینانور میں اپنی نگرانی میں ایک مدرسہ قائم کیا تھا جہاں دینیات کے علاوہ اردو بھی آپ بہت شوق سے پڑھایا کرتے تھے۔ خاکسار کو بھی ابتدائی دینی تعلیم اور اردو زبان سے واقفیت آپ ہی کے ذریعہ سے حاصل ہوئی تھی۔

آپ حضرت مولانا ابی عبد اللہ صاحب فاضل کے ساتھ بھی مضمون نگاری و دیگر تبلیغی و تعلیمی و تربیتی کاموں میں پوری طرح تعاون دیا کرتے تھے۔

آپ انگریزی اور اردو سے بہت سارے مضامین مالایالم میں ترجمہ کر کے "ستیہ دوتن" کی زینت بنایا کرتے تھے سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب اسلامی اصول کی فلاسفی اور پیغام صلح کے علاوہ علمائے سلسلہ کی کئی کتب کا ترجمہ کر کے شائع کرنے کی توفیق بھی آپ کو ملی تھی۔

ستیہ دوتن رسالہ جو پچھلے ۶۰ سال کے طویل عرصہ سے اسلام و احمدیت کی خدمت بجا لا رہا ہے اس کے قیام اور برقراری کے لئے آپ کی انتھک کوششوں اور کاوشوں کا بڑا دخل تھا۔

آپ نہایت منکسر المزاج اور بلند اخلاق شخصیت تھے جماعت کی تعلیم و تربیت کے سلسلہ میں وہاں آپ کو مثال تھے۔

آپ کی وفات کی وجہ سے کیرلہ کی تاریخ احمدیت کا ابتدائی ایک باب ختم ہوا۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ محض اپنے فضل سے اس خلاء کو پُر کر دے اور آپ کی نسل کو اور آپ کے شاگردوں کو آپ کے نقش قدم پر چل کر سلسلہ کی بے لوث اور نمایاں خدمات بجا لانے کی توفیق عطا فرمائے آمین

بدر کی توسیع اشاعت میں حصہ لیجئے (مینیجر)

## نمایاں کامیابی

میری بھانجی عزیزہ عطیہ سلطانہ سلمہا کو اللہ تعالیٰ نے B.Ed کے امتحان میں درجہ اوّل میں کامیابی عطا فرمائی ہے۔ مقامی طور پر عزیزہ نے سب سے زیادہ نمبر حاصل کر کے کالج میں بھی فرسٹ پوزیشن حاصل کی ہے۔ دوران تعلیم عزیزہ نے والدہ کے ساتھ مراٹھی زبان میں قرآن مجید کا ترجمہ کرنے میں لکھنے کا کام کیا۔ اللہ تعالیٰ یہ کامیابی مبارک کرے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے۔ عزیزہ کی والدہ محترمہ بشریٰ بیگم صاحبہ (مترجمہ قرآن مجید بزبان مراٹھی) نے شکرانہ فنڈ میں ۲۰/ روپے اور اعانت بدر میں ۱۵/ روپے ادا کئے ہیں۔ فجزاہم اللہ

خاکسار: عبد العظیم۔ عثمان آباد

## ولادت

مکرم ظفر اللہ سعیدی صاحب تمراپور ضلع گلبرگہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو نواسی عطا فرمائی ہے جو عزیز سراج الرحمٰن کی بیٹی اور مکرم عبد اللطیف صاحب کی پوتی ہے۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے بچی کا نام جمیلہ نسرین تجویز فرمایا ہے۔ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ بچی کو نیک صالحہ اور خادمہ دین بنائے۔ سعیدی صاحب خود بھی مع اہلیہ علیل ہیں صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)

# صد سالہ جشن تشکر اور جاذب نظر سوونیر

احمدیہ صد سالہ جوبلی کے جشن تشکر کے موقعہ پر جماعت احمدیہ کی طرف سے انشاء اللہ تعالیٰ نہایت خوبصورت، دلکش اور جاذب نظر سوونیر (SOUVENIR) جو الگ الگ تین زبانوں یعنی اردو۔ ہندی اور انگریزی میں ہوں گے شائع کئے جا رہے ہیں۔ جو حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام، خلفاء کرام اور مقامات مقدسہ کی نایاب تصاویر سے مزین، نیز تاریخی اہمیت کا حامل ہوگا۔ اس میں صد سالہ دور کی خدمات اسلام و سلسلہ عالیہ احمدیہ سے متعلق اہم واقعات، خلفاء کرام کی ولولہ انگیز قیادت میں جماعت کی شاندار ترقی کا تذکرہ اور ان کے کارہائے نمایاں سے متعلق مضامین شامل کئے جائیں گے۔ جو نہایت عمدہ آرٹ پیپر پر کمپیوٹرائزڈ فوٹو ٹائپ سیٹنگ کروا کے آفسٹ پر طبع کروائے جائیں گے۔

جماعتوں سے گذارش ہے کہ اپنے آرڈر جلد ارسال کریں۔ اور یہ بھی وضاحت کریں کہ کون کون سی زبان میں کتنی تعداد میں مذکورہ بالا سوونیر آپ کو مطلوب ہوں گے؟ تاکہ بوقت اشاعت آپ کے آرڈر کی گنجائش رکھی جا سکے۔ براہ مہربانی اس طرف فوری توجہ فرما کر ممنون فرمائیں۔ ایک جلد کی رعایتی قیمت 12 روپے متوقع ہے۔ جبکہ لاگت اخراجات دوگنے سے بھی زیادہ ہوں گے۔

تاجر حضرات سے گذارش ہے کہ اگر وہ اپنا اشتہار دینا چاہیں تو فوری طور پر مطلع فرمادیں۔ کیونکہ اشتہارات کے لئے محدود صفحات مختص کئے گئے ہیں۔ اشتہارات کے لئے ایک صفحہ کی قیمت چار ہزار روپے اور نصف صفحہ کی قیمت ڈھائی ہزار روپے مقرر ہے۔ مزید تفصیلات کے لئے درج ذیل پتہ پر خاکسار سے رابطہ قائم کریں۔

آخر میں درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں کو بارآور فرمائے۔ اور جشن تشکر احمدیہ صد سالہ جوبلی کو شایان شان طریق پر منانے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

خاکسار: سید تنویر احمد
ایڈیشنل ناظر نشر و اشاعت قادیان

## اعلانات نکاح اور تقاریب شادی و رخصتانہ

۱۔ مؤرخہ ۲/۶/۸۸ کو بعد نماز مغرب محترم حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر جماعت احمدیہ سکندرآباد نے عزیز لئیق احمد صاحب ابن مکرم سیٹھ محمد عبد الغفور صاحب آف چنتہ کنٹہ کا نکاح عزیزہ یاسمین فاطمہ صاحبہ بنت مکرم شیخ محبوب احمد صاحب آف حیدرآباد کے ساتھ بمبلغ پانچ ہزار روپیہ حق مہر پر پڑھا۔ بعد نماز عشاء خاکسار صغیر احمد طاہر مبلغ سلسلہ نے رخصتی کے موقعہ پر دعا کرائی۔ مؤرخہ ۳/۶/۸۸ کو مکرم سیٹھ محمد عبد الغفور صاحب نے لئیق احمد کی طرف سے دعوت ولیمہ کا انتظام کیا۔ اس خوشی کے موقعہ پر مکرم سیٹھ صاحب نے پچاس روپے مختلف مدات میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ تعالیٰ۔

۲۔ مؤرخہ ۷/۶/۸۸ کو بعد نماز مغرب خاکسار نے عزیز محمد قاسم صاحب عرف نور پاشا ابن مکرم عبد القدیر صاحب لاڈجی آف حیدرآباد کا نکاح عزیزہ بشریٰ بیگم صاحبہ بنت مکرم محمد اقبال صاحب آف ظہیرآباد کے ساتھ ۲۰۰۱/- روپے حق مہر پر پڑھا۔ اسی روز عزیزہ بشریٰ بیگم صاحبہ کا رخصتانہ عمل میں آیا۔

مکرم محمد اقبال صاحب نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ دس روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ خیراً۔

۳۔ مؤرخہ ۲۰/۶/۸۸ کو بعد نماز عصر مسجد فضل عمر چنتہ کنٹہ میں خاکسار نے عزیزہ شمیم سلطانہ صاحبہ بنت مکرم محمد فخر الدین صاحب آف چنتہ کنٹہ اور مکرم حافظ عبد القیوم صاحب جٹلر کا نکاح بمبلغ ۲۱۰۰/- روپے حق مہر پر پڑھا۔

بعد نماز مغرب رخصتانہ کی تقریب عمل میں آئی۔ مؤرخہ ۲۱/۶/۸۸ کو محترم سیٹھ محمد عبد الغفور صاحب نے اپنے مکان پر حافظ صاحب کی طرف سے دعوت ولیمہ کا انتظام کیا۔ جس میں جملہ معززین مدعو تھے۔

اس خوشی کے موقعہ پر مکرم فخر الدین صاحب نے ۲۵/- روپے اور مکرم حافظ صاحب نے ۱۰/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ قارئین سے ان رشتوں کے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ خاکسار: صغیر احمد طاہر مبلغ سلسلہ چنتہ کنٹہ

# گمشدہ کیمیا!

## جسمانیات اور حفظان صحت

(از حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

- تو اپنے بدن کو ہمیشہ پاک اور صاف رکھ۔
- تو پیشاب اور پاخانہ کے بعد ہمیشہ طہارت کیا کر۔
- تو اپنے دانتوں کو مسواک یا منجن سے روزانہ صاف کیا کر۔
- تو اپنے سر کی حجامت باقاعدگی سے کرایا کر۔
- تو اپنے ناخنوں کو بڑھنے نہ دیا کر۔
- تو اپنی مونچھیں کترا کر چھوٹی رکھا کر تاکہ وہ پینے کی چیزوں میں نہ پڑیں۔
- تو کوئی ناواجب حرکت اپنے اعضاء سے نہ کیا کر۔
- تو کم از کم جمعہ کے روز ضرور غسل کیا کر اور ممکن ہو تو روزانہ نہا۔
- تو اپنے لڑکوں کا ختنہ کرا۔
- تو باقاعدہ جسمانی ورزش کی عادت ڈال۔
- تو اپنی صحت کا خیال رکھ کہ ایمان کے بعد صحت سب سے بڑی نعمت ہے۔
- تو اپنے بالوں کو کنگھی سے درست رکھا کر۔
- تو جب ریلوے لائن کو عبور کرنے لگے تو پہلے احتیاط سے دونوں طرف دیکھا کر کہ کوئی گاڑی تو نہیں آ رہی۔
- تو ہمیشہ چست رہ۔
- تو سڑک کو عبور کرتے وقت دیکھ لے کہ کوئی موٹر وغیرہ نہ آ رہی ہو۔
- تو کسی کو سزا دیتے وقت اس کے منہ پر نہ مار۔
- تو بدبو سے بچ کیونکہ وہ جسم اور روح دونوں کے لئے نقصان دہ ہے۔
- تو پڑھتے وقت اپنی کتاب کو ایک فٹ سے زیادہ آنکھوں کے نزدیک نہ لا۔
- تو بازار میں اپنی چھڑی گھماتا ہوا نہ چل۔ مبادا کسی کے چوٹ لگ جائے۔
- تو راستہ میں پھلوں کے چھلکے وغیرہ نہ ڈال۔ ایسا نہ ہو کہ لوگ اوپر سے پھسلیں۔
- تو سخت تیز روشنی کی طرف نہ دیکھ۔
- تو صبح کی باقاعدہ سیر سے اپنی صحت کو ترقی دے۔
- تو پیشاب یا پاخانہ سوائے سخت مجبوری کے ہرگز نہ روک۔
- اگر تجھے تیرنا نہیں آتا تو کبھی گہرے پانی میں نہ گھس۔
- تو آگ اور آتشبازی سے نہ کھیل۔
- تو ریل کی کھڑکی میں سے گردن اور دھڑ نکال کر نہ بیٹھ۔
- تو بازار میں آگے دیکھ کر راستہ چل۔
- تو کرسی یا بنچ پر بیٹھ کر عادتاً پاؤں نہ ہلا۔
- تو خیال رکھ کہ تیرے سانس سے بدبو تو نہیں آتی۔
- تو ایسی جگہ وضو نہ کر جہاں لوگ پیشاب کرتے ہوں۔
- تو اپنی ڈاڑھی مونچھوں کو صاف رکھ اور ان کو پسینہ دار نہ ہونے دے۔
- تو چلتی ہوئی ریل میں انجن کی طرف منہ کھڑکی سے باہر نکال کر نہ دیکھ ایسا نہ ہو کہ انجن کا کوئلہ آنکھ میں پڑ جائے۔
- تو بیماری میں اپنا علاج کر اور صحت یاب ہونے تک برابر کرتا رہ۔

# فدیۃ الصیام کی رقوم مرکز میں بھجوانے والے احباب

جن احباب نے ماہ رمضان المبارک میں فدیۃ الصیام اور افطاری کی رقوم مرکز قادیان میں بھجوائیں جماعتی نظام کے تحت مستحقین میں تقسیم کردی گئیں بغرض دعا ان کے نام شائع کئے جارہے ہیں۔ احباب کرام سے درخواست ہے کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ اُن کو اپنے فضلوں سے نوازے اور رمضان المبارک کی برکات سے وافر حصہ عطا فرمائے۔ آمین۔

مرزا وسیم احمد
امیر جماعت احمدیہ قادیان

۱. مکرم ڈاکٹر محمد عابد صاحب قریشی شاہجہانپور
۲. ” محمد بشیر الدین صاحب لنڈن
۳. ” ایم محمد عثمان صاحب سوروب
۴. مکرمہ ہادی بی بی صاحبہ کرڈاپلی
۵. مکرم ملک شریف احمد صاحب آڑھا
۶. مکرمہ والدہ مکرمہ قدوت جبین صاحبہ کانپور
۷. مکرم بشارت احمد خان صاحب کٹک
۸. ” مبارک احمد صاحب مؤتلی بنی مانسز
۹. مکرمہ سعیدہ جیب صاحبہ حیدرآباد
۱۰. مکرم سید فضل احمد صاحب مع اہلیہ پٹنہ
۱۱. ” محمد عبد المتین صاحب ریاض
۱۲. مکرمہ خلعت بیگم صاحبہ اہلیہ راشد محمد الدین صاحب امریکہ
۱۳. مکرم سیٹھ محمد معین الدین صاحب مع اہلیہ حیدرآباد
۱۴. مکرمہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ حیدرآباد
۱۵. مکرم سیٹھ محمد اسمٰعیل صاحب ”
۱۶. مکرمہ رضیہ بیگم صاحبہ ”
۱۷. مکرم نثار احمد صاحب نندور
(۱۸) مکرمہ روبینہ ناصر صاحبہ لنڈن
(۱۹) مکرم ناصر صاحب ”
(۲۰) مکرمہ رضیہ سلطانہ صاحبہ قادیان
(۲۱) مکرم غلام حیدر خان صاحب حیدرآباد
(۲۲) ” شیخ غلام مسیح صاحب بھدرک
(۲۳) ” مرزا تعبر زمان صاحب قادیان
(۲۴) ” ڈاکٹر عبد الرشید صاحب بدر ایران
(۲۵) ” ڈاکٹر فاطمہ نسیرہ صاحبہ ”
(۲۶) ” مسعود علی صاحب سہاگپور
(۲۷) ” سی پی علی کٹی صاحب مع اہلیہ پینگاڈی
(۲۸) مکرم بی ایم نثار صاحب بنگلور
(۲۹) مکرمہ فاطمہ بیگم صاحبہ خوردہ
(۳۰) مکرم عبد الباری صاحب اناڑسی
(۳۱) مکرمہ بیگم عبد المجید خان صاحب سانگلی

جرمن

(۳۲) مکرم معراج محمد خان صاحب حیدرآباد
(۳۳) مکرم محمد احمد صاحب ”
(۳۴) مکرمہ عالیہ پروین صاحبہ ”
(۳۵) مکرم محمد کریم احمد صاحب فیض آباد
(۳۶) مکرمہ نصیرہ مبارکہ صاحبہ کینانور
(۳۷) مکرمہ شکیلہ قیوم صاحبہ کینانور
(۳۸) مکرم مولوی محمد عمر صاحب مدراس
(۳۹) ” سیف الدین صاحب سونگڑہ
(۴۰) مکرمہ کے پی جمیلہ صاحبہ پینگاڈی
(۴۱) مکرم بی احمد صاحب ”
(۴۲) مکرمہ خدیجہ شفیع صاحبہ ”
(۴۳) ” زرینہ سلطان صاحبہ ”
(۴۴) ” جمیلہ سراج صاحبہ ”
(۴۵) ” بیگم غلام محمود صاحب نئی دہلی
(۴۶) مکرم ایس ایم شاہ صاحب زیورخ
(۴۷) مکرمہ امۃ اللہ زکی صاحبہ قادیان
(۴۸) مکرم شیخ رشید احمد صاحب امریکہ
(۴۹) مکرمہ انیسہ داؤد صاحبہ ”
(۵۰) ” ڈاکٹر مریم نساء صاحبہ انگلینڈ
(۵۱) ” عبد السلام صاحب زیر گروہ
(۵۲) مکرم عبد المجید صاحب بھٹی کینیڈا
(۵۳) ” محمد عبد اللہ صاحب بی ایس سی مع اہلیہ حیدرآباد
(۵۴) مکرمہ مریم بیگم صاحبہ سرینگر
(۵۵) مکرم عبد السمیع صاحب [illegible] ”
(۵۶) ” محمد یاسین [illegible] صاحب انگلینڈ
(۵۷) مکرمہ ناصرہ ندیم صاحبہ ”
(۵۸) مکرم چوہدری عبد اللطیف صاحب کینیڈا
(۵۹) مکرمہ اہلیہ صاحبہ چوہدری عبد اللطیف صاحب کینیڈا
(۶۰) مکرم محمد امین احمد صاحب احمدی برائے بیوت ناصر انگلینڈ
(۶۱) مکرمہ بشریٰ انور صاحبہ کینیڈا
(۶۲) ” نائلہ چیمہ صاحبہ انگلینڈ
(۶۳) ” صادقہ بیگم صاحبہ ”
(۶۴) مکرم سید عبد العزیز صاحب امریکہ
(۶۵) مکرمہ سیدہ امۃ الحفیظ صاحبہ ”
(۶۶) ” رشیدہ صاحبہ ”
(۶۷) ” صفیہ بیگم صاحبہ ”
(۶۸) ” سرتیہ بیگم صاحبہ کینیڈا
(۶۹) ” عابدہ عمر صاحبہ ”
(۷۰) ” ماریہ عمر صاحبہ ”
(۷۱) مکرم آغا طاہر شمیم صاحب ”
(۷۲) مکرمہ فہمیدہ لطیف شیخ صاحبہ امریکہ
(۷۳) ” امۃ الباری صاحبہ شاہجہانپور
(۷۴) مکرمہ عذرا شمیم صاحبہ آرہ
(۷۵) مکرم ایم عثمان خان صاحب کینیڈا
(۷۶) مکرمہ عابدہ بی بی صاحبہ یادگیر
(۷۷) مکرمہ نجم النساء صاحبہ کٹک
(۷۸) ” عفا نون بی بی ” رودرکیسلم

# عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی کا انتظام

حضرت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم نے ہر صاحب استطاعت مسلمان پر عید الاضحیہ کی قربانی دینے کو ضروری قرار دیا ہے اس ارشاد گرامی کے مطابق صاحب استطاعت احباب جماعت مقامی طور پر قربانی دیتے ہیں اور بعض دوست یہ خواہش کرتے ہیں کہ ان کی طرف سے عید الاضحیہ کے موقع پر قادیان میں قربانی دینے کا انتظام کر دیا جائے تو امارت مقامی کی طرف سے ہر سال ایسا انتظام کر دیا جاتا ہے۔

لہٰذا ایسے احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ قربانی کی شرائط کو پورا کرنے والے جانور کی اوسط قیمت ان دنوں ۴۵۰/- روپے تک ہے بعض احباب کی خواہش ہوتی ہے کہ عید کے موقع پر اچھے جانور کی قربانی کی جائے تو اس امر کا خیال رہے کہ لازماً ایسے جانور کی قیمت بھی زیادہ ہوگی۔

امیر جماعت احمدیہ قادیان

# تابعین اصحاب احمد جلد ہفتم کے ایک حوالہ کی تصحیح

اس تالیف میں صدر انجمن احمدیہ کے ایک ریزولیشن کے حوالہ سے بتایا گیا ہے کہ حضرت سیٹھ عبد اللہ الہ دین صاحب کو حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے جب امیر جماعت ہائے حیدرآباد و سکندرآباد نامزد فرمایا تو ساتھ ہی فلاں صاحب کو نائب امیر بھی نامزد فرمایا تھا۔

ایک دوست کے توجہ دلانے پر یہ ریزولیشن دوبارہ دیکھنے پر معلوم ہوا کہ اس ریزولیشن میں صرف حضرت سیٹھ صاحب موصوف کا ذکر ہے کسی نائب امیر کی نامزدگی کا ساتھ ذکر نہیں۔

سو خریدار احباب مہربانی کر کے تصحیح فرمالیں۔

خاکسار: ملک صلاح الدین
مؤلف اصحاب احمد قادیان

# دعائے مغفرت

۰۔ مکرم مولوی محمد یوسف اللہ صاحب مبلغ سلسلہ اناڑسی تحریر فرماتے ہیں کہ افسوس مکرم مفضل حسین صاحب کی والدہ صاحبہ مکرمہ خلیل فاطمہ صاحبہ کا مورخہ ۲۱/۶/۸۸ بروز منگل صبح پانچ بجے انتقال ہوگیا انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحومہ ضعیف اور کمزور ہونے کے باوجود ہر جمعہ اپنے بیٹے مکرم مفضل حسین صاحب کی سائیکل پر سوار ہو کر مسجد آیا کرتی تھیں مرحومہ نیک خاتون تھیں اور آخر وقت تک دعائیہ کلمات پڑھ رہی تھیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو جنت میں اعلیٰ مقام عطا کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے آمین۔

۰۔ مکرم مولوی سید آفتاب احمد صاحب نیر مبلغ سلسلہ جمشید پور سے اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے ہاں ۱۶ر جون کو بچہ پیدا ہوا جو پیدائشی طور پر بیمار تھا۔ ۲۴ر جون کو بچے کی وفات ہوگئی انا للہ وانا الیہ راجعون
درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ پسماندگان کو صبر و سکون اور نعم البدل عطا فرمائے آمین۔

(ادارہ)

# تقریب شادی و رخصتانہ

مورخہ ۸۸/۶/۴ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک میں عزیزم رفیع احمد صاحب گجراتی ابن مکرم چوہدری سکندر خاں صاحب درویش قادیان کی شادی کی تقریب عمل میں آئی۔ دلہا کی گلپوشی اور تلاوت قرآن مجید و نظم خوانی کے بعد محترم صاحبزادہ مرزا وسیم احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر جماعت احمدیہ قادیان نے دعا کرائی۔ ازاں بعد بارات مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب مہار درویش قادیان کے مکان پر پہنچی۔ جہاں پر اُن کی دُختر عزیزہ فرحت شمیم کے رخصتانہ پر دُعا ہوئی۔ مورخہ ۸۸/۶/۷ کو مکرم چوہدری سکندر خاں صاحب نے اپنے بیٹے کی طرف سے دعوتِ ولیمہ کا انتظام احاطہ لنگر خانہ میں کیا۔ جس میں تقریباً تین صد پچاس کے قریب مرد و زن کو مدعو کیا گیا۔ عزیزم رفیع احمد صاحب نے اس خوشی کے موقعہ پر مبلغ ۲۱/- روپے اعانت بدر میں ادا کئے ہیں۔ جزاہ اللہ۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے ہر لحاظ سے جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر بہ ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ادارہ)

## درخواست دُعا

مکرم نصیر احمد صاحب باقی اعانتِ بدر میں مبلغ ۲۰۰/- روپے ادا کرتے ہوئے اپنی اور اہل و عیال کی صحت و سلامتی نیز کاروبار میں برکت کے لئے قارئین سے دعا کی درخواست کرتے ہیں۔

(ادارہ)


اَفْضَلُ الذِّکْرِ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ
(حدیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم)
منجانب:- ماڈرن شو کمپنی ۳۱/۵/۶ لوئر چت پور روڈ کلکتہ ۷۳-۷۰۰۰
MODERN SHOE CO.
31/5/6 LOWER CHITPUR ROAD
PHONE :- 275475
RESI :- 273903
CALCUTTA - 700073



AUTHORISED JEEP PARTS
AUTHORISED DISTRIBUTORS
AMBASSADOR TREKKER BEDFORD, CONTESSA
AUTHORISED DEALERS
"AUTOCENTRE" تار کا پتہ
29-5222
28 1652 ٹیلیفون نمبر
ہر قسم کی کاڑیوں، پٹرول و ڈیزل کار، ٹرک، بس، جیپ، اور ماروتی کے اصلی پرزہ جات کے لئے ہماری خدمات حاصل کریں
آٹو ٹریڈرز
AUTO TRADERS,
16, MANGOE LANE, CALCUTTA - 700001
۱۶ مینگو لین کلکتہ ۷۰۰۰۰۱



ہر قسم کا بجلی کا کام
رائچوری الیکٹریکلز الیکٹرک کنٹریکٹر
RAICHURI ELECTRICALS
(ELECTRIC CONTRACTOR)
TARUN BHARAT CO-OP HOUSE SOCY
PLOT NO. 6 GROUND FLOOR OLD CHAKALA
OPP. CIGARETTE HOUSE ANDHERI (EAST)
BOMBAY - 400099
PHONE OFFICE :- 6348179
RESI :- 629389



اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ
ہر قسم کی خیر و برکت قرآن مجید میں ہے۔
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)
THE JANTA PHONE - 279203
CARDBOARD BOX MFG CO
MANUFACTURERS OF ALL KINDS OF CARDBOARD
CORRUGATED BOXES & DISTINCTIVE PRINTERS
16, PRINCEP STREET, CALCUTTA - 700072



خالص اور معیاری زیورات کا مرکز
الرحیم جیولرز
پروپرائیٹر: سید شوکت علی اینڈ سنز
(رجسٹرڈ)
خورشید کلاتھ مارکیٹ حیدری نارتھ ناظم آباد کراچی
فون نمبر: ۶۲۹۴۴۳



"قوم کی رُوحانی اور اخلاقی زندگی کے لئے دعا کریں"
(ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ)
AUTOWINGS
آٹو ونگس
15, SANTHOME HIGH ROAD
MADRAS - 600004
PHONE 76360
74350

ینصرک رجال نوحی الیھم من السماء { تیری مدد وہ لوگ کریں گے جنہیں ہم آسمان سے وحی کریں گے }
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

پیشکش :- کرشن احمد، گوتم احمد اینڈ برادرس بسٹاکسٹ جیبون ڈریسز - مدینہ میدان روڈ بھدرک - ۷۵۶۱۰۰ (اڑیسہ)
پروپرائیٹر :- شیخ محمد یونس احمدی - فون نمبر - 2.94

"بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے!"
(الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام)

SK. GHULAM HADI & BROTHERS, READYMADE GARMENTS DEALERS
CHANDAN BAZAR BHADRAK DISTT. BALASORE (ORISSA)

"فتح اور کامیابی ہمارا مقدر ہے" (حضرت ناصر الدین رحمہ اللہ تعالیٰ)

احمد الیکٹرانکس
کورٹ روڈ۔ اسلام آباد کشمیر

گولڈ لک الیکٹرانکس
انڈسٹریز روڈ۔ اسلام آباد کشمیر

امپائر ریڈیو۔ ٹی وی، اوشا پنکھوں اور سلائی مشین کا سیل اور سروس

"قرآن شریف پر عمل ہی ترقی اور ہدایت کا موجب ہے" ملفوظات جلد ششم ص ۳۱

الائیڈ گولڈ پروڈکٹس
بہترین قسم کا گولڈ شیٹ بار کرنے والے
(پتہ)
۲۲-۲-۲۶۳ بالمقابل کاچی گوڑہ ریلوے اسٹیشن، حیدر آباد ۲۷ آندھرا پردیش، فون نمبر ۴۲۹۱۲

"پندرھویں صدی ہجری غلبۂ اسلام کی صدی ہے"
(حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ تعالیٰ)

SARA Traders;
WHOLE SAIL & DEALER IN HAWAI & P.V.C. CHAPPALS
SHOE MARKET
NAYAPUL, HYDERABAD - 500002
PHONE NO - 522860

"ہر ایک نیکی کی جڑ تقویٰ ہے"
(کشتی نوح)

پیشکش :-
ROYAL AGENCY
PRINTERS BOOKSELLERS & EDUCATIONAL-
- SUPPLIERS
CANNANORE 670001 PHONE NO - 4498
HEAD OFFICE { P.O. PAYANGADI. 670303 (KERALA)
PHONE NO - 12

"خدا کے ظہور کا دن وہی ہوتا ہے کہ جب ہماری جسمانی زندگی پر موت آوے"
(اسلامی اصول کی فلاسفی)

NIR®
CALCUTTA - 15
پیش کرتے ہیں :-
آرام دہ مضبوط اور دیدہ زیب ربر شیٹ ہوائی چپل، نیز ربر پلاسٹک اور کینوس کے جوتے!